



## بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۲۶ جون ۱۹۹۸ء مطابق یکم ربیع الاول ۱۴۱۹ ہجری بروز جمعہ المبارک

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
۵	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱۔
۶	وقفہء سوالات	۲۔
۲۰	رخصت کی درخواستیں	۳۔
۲۲	مطالبات زربہات سال ۹۹۔۱۹۹۸ء پر رائے شماری مطالبات زربہات ۳۳	۴۔

## بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ ۲۶ جون ۱۹۹۸ء مطابق یکم ربیع الاول ۱۴۱۹ھ ہجری

بروز جمعہ المبارک بوقت گیارہ بج کر پینتالیس منٹ (قبل دوپہر)

زیر صدارت میر عبد الجبار خان صوبائی اسمبلی ہال میں منعقد ہوا

جناب اسپیکر: السلام علیکم

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالستین اخوندزادہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى

النُّورِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَاءَهُمُ الطَّاغُوتُ يُخْرِجُهُم مِّنَ

نُورٍ إِلَى الظُّلُمَاتِ أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ

ترجمہ :- اللہ ایمان والوں کا حامی و مددگار ہے کہ ان کو کفر کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان کی روشنی میں لاتا ہے اور جو لوگ دین حق سے منکر ہیں ان کے حمایتی شیطان ہیں کہ ان کو ایمان کی روشنی سے نکال کر کفر کی تاریکیوں میں دھکیلتے ہیں۔ یہی لوگ دوزخی ہیں اور وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے۔

جناب اسپیکر: جزاک اللہ

## وقفہ سوالات

جناب اسپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم وقفہ سوالات

۲۳۱X مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: کیا وزیر محنت و افرادی قوت ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) مالی سال ۹۳-۱۹۹۳ء کے دوران محکمہ محنت و افرادی قوت اور اس کے ماتحت محکموں اور اداروں میں منظور شدہ ٹھیکیداروں کے ناموں کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) مالی سال ۹۳-۱۹۹۳ء مئی ۳۱ء کے دوران محکمہ مذکورہ اور اس سے منسلک محکموں اور اداروں کے ٹھیکہ پر دیئے گئے تمام کام / اسکیم پر اجیکٹ وغیرہ کی سال وار اور ان کی کل تخمینہ لاگت معہ نام ٹھیکیدار نیز ان ٹھیکیداروں کو ادا شدہ رقم اور کام کی موجودہ کیفیت کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

بسم اللہ خان کارڈ

ٹھیکیداروں کے ناموں کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے

نمبر شمار	ٹھیکیدار کا نام	ضلع
۱-	نگران خان اینڈ راورز	کوئٹہ
۲-	عدنان ایسوسی ایٹ	کوئٹہ
۳-	عبدالنافع خان	کوئٹہ
۴-	رضا محمد اینڈ کو	کوئٹہ
۵-	حاجی عبدالکریم اینڈ کمپنی	کوئٹہ
۶-	محمد امین اینڈ کو	کوئٹہ
۷-	سلطان شاہ اینڈ سنز	کوئٹہ

۱۷۲	کوئٹہ	رحیم کنسر کشن	۸-
۱۷۳	کوئٹہ	آرامیس کنسر کشن	۹-
۱۷۴	کوئٹہ	صابر علی اینڈ برادرز	۱۰-
۱۷۵	کوئٹہ	حاجی نذر حسین	۱۱-
۱۷۶	کوئٹہ	عبدالرحیم بھٹھی	۱۲-
۱۷۷	کوئٹہ	حاجی فضل احمد	۱۳-
۱۷۸	کوئٹہ	لال خان اینڈ برادرز	۱۴-
۱۷۹	کوئٹہ	ایم ہاشم اینڈ برادرز	۱۵-
۱۸۰	کوئٹہ	عبدالعلی اینڈ برادرز	۱۶-
۱۸۱	کوئٹہ	خان برادرز	۱۷-
۱۸۲	کوئٹہ	زمین الدین کیزی	۱۸-
۱۸۳	کوئٹہ	آغا تیمور شاہ	۱۹-
۱۸۴	کوئٹہ	روزی خان کاکڑ	۲۰-
۱۸۵	کوئٹہ	زرغون کنسر کشن	۲۱-
۱۸۶	کوئٹہ	علی کنسر کشن	۲۲-
۱۸۷	ژوب	حاجی گل شاہ خان	۲۳-
۱۸۸	ژوب	حاجی محمد حلیم مندو خیل	۲۴-
۱۸۹	ژوب	حاجی فضل قادر	۲۵-
۱۹۰	ژوب	نادر خان	۲۶-
۱۹۱	ژوب	شیرانی برادرز	۲۷-
۱۹۲	ژوب	شیخ محمد اکبر	۲۸-
۱۹۳	ژوب	عبدالخالق خان	۲۹-

۳۰	علی احمد جان	زیارت
۳۱	کرامت اللہ	زیارت
۳۲	شیخ محمد انور اینڈ سنز	لور الائی
۳۳	میر باز محمد مری	کوہلو
۳۴	عبدالقیوم	زیارت
۳۵	داود خان ملیہر کی	لور الائی

(ب) سال ۹۳-۱۹۹۳ء تا ۳۱ مئی ۱۹۹۸ء

سال	اسٹیم کا نام	کل لاگت	لوا شدہ رقم	ٹھیکیدار کا نام	کیفیت
۱۹۹۳-۹۵ء	ٹیکنیکل ٹریڈنگ	۱۱,۹۰,۰۰۰	۱۱,۸۹,۹۹۷	محمد عثمان	موری
	سینٹر سوئی				
۹۵-۹۳					
					کوہلو
					ٹیکنیکل سینٹر
					کے سپورٹس
					کی وائز چٹائی کا
					کام شروع ہوا
					لور ۹۵-۶-۲۰
					کوہلو
					ٹیکنیکل ٹریڈنگ
۹۷-۱۹۹۶ء	اسٹاف کوارٹر	۲۰,۰۰,۰۰۰	۱۹,۹۹,۳۶۹	حاجی دلیر اور مینگل	ٹیکنیکل ٹریڈنگ
					فضدار کے عملہ کو
					رہائشی سولت مینا
					کرنے کے لئے
					رہائشی مکانات جس
					میں ۳ کوائر گریڈ ۱۱
					۱۳۵ کے لئے تھے
					اس کام کا آغاز
					مور نمبر ۹۶-۸-۱۴
					کو شروع ہوا اور اس

کا پچانوے فیصد کام  
مکمل ہو چکا ہے اور  
یہ کام ۳۰ جون  
۱۹۹۸ء کو مکمل ہو گا۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر ۳۳۱ کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں

عبدالرحیم خان مندوخیل: سوال کو تو پڑھا ہوا تصور کیا گیا کون سے وزیر صاحب جواب دیں گے ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: اگلا سوال بھی مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل کا ہے۔

۳۳۲X مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) مالی سال ۹۳-۱۹۹۳ء کے دوران محکمہ بلدیات اور اس کے ماتحت محکموں / اداروں میں منظور شدہ ٹھیکیداروں کے ناموں کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) مالی سال ۹۳-۱۹۹۳ء ۳۱ مئی ۱۹۹۸ء کے دوران محکمہ مذکورہ اور اس سے منسلک محکموں / اداروں کے ٹھیکہ پر دیئے گئے تمام کام / اسکیم / پراجیکٹ وغیرہ کی سال وار اور ان کی کل تخمینہ لاگت بمعہ نام ٹھیکیدار نیز ان ٹھیکیداروں کو ادا شدہ رقم اور کام کی موجودہ کیفیت کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

میر اسرار اللہ خان زہری: (وزیر بلدیات)

جواب ختم ہے لہذا سبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر ۳۳۲ کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت

فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب یہ جو مختلف کام ہوئے ہیں ان کاموں کا ٹینڈر نوٹس اس کے اشتہارات آپ کے پاس ہیں۔

جناب اسپیکر: وہی ہمیشہ والا سوال جو ہوتا ہے کیا آپ کے پاس اس کے اشتہارات اور ٹینڈر نوٹس ہیں۔

میر اسرار اللہ زہری (وزیر): جناب اسپیکر میرے پاس اشتہارات ہیں سارے میرے پاس یہ پڑے ہوئے ہیں۔

جناب اسپیکر: ان کے پاس ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: کیا آپ ہاؤس میں یہ ریکارڈ پیش کر سکتے ہیں نو سے زیادہ کام ہیں۔

میر اسرار اللہ زہری (وزیر): جناب میرے پاس ہیں جتنے کتے ہیں پیش کر سکتے ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: کیا آپ نے ان کاموں کا انسپکشن کیا ہے؟

میر اسرار اللہ زہری (وزیر): نہیں کیا ہے بالکل نہیں کیا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: کیا آپ کے محکمے کے سیکریٹری صاحب نے کیا ہے

میر اسرار اللہ زہری (وزیر): سیکریٹری صاحب بھی نیا آیا ہوا ہے پر انے سیکریٹری نے تھوڑی انسپکشن کی تھی ابھی نئے کو کہہ دیں گے کہ وہ بھی کرے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: یعنی کیا نہیں ہے شکریہ۔

X ۵۷۳ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل:

کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) مالی سال ۹۸-۱۹۹۷ء کے سالانہ ترقیاتی و غیر ترقیاتی بجٹ سے محکمہ بلدیات اور اس سے منسلک محکموں، اداروں میں جاری نئے اور مرمت و دیگر اسکیموں پر اجیکٹ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے نیز ہر اسکیم پر اجیکٹ کے لئے علیحدہ علیحدہ ترقیاتی و غیر ترقیاتی فنڈز کی اسکیم پر اجیکٹ وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء تا ۳۱ مئی ۱۹۹۸ء کے دوران مذکورہ ہر اسکیم پر اجیکٹ کے کام کا مکمل کردہ فیصد حصہ، ٹھیکیدار (اگر ہو) اور اس کام پر اب تک ادا شدہ رقم بشمول تنخواہیں وغیرہ کی تفصیل کیا ہے نیز مذکورہ مدت کے دوران جس کام پر اسکیم اور پر اجیکٹ وغیرہ کا جس قدر حصہ مکمل نہیں ہوا ہے اسکی وجوہات کیا ہیں؟

میر اسرار اللہ خان زہری (وزیر بلدیات):

جواب ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر ۷۵۷۳ کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے کوئی ضمنی سوال ہے تو دریافت فرمائیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ کون سا کارپوریشن

کے اس سال کے کام کی تفصیل نہیں دی گئی ہے کون سا کارپوریشن کے بارے میں چھٹی بار ایک اور

سوال کیا گیا تھا اس کی تفصیل تھی اور اس بار نہیں ہے۔

میر اسرار اللہ خان زہری (وزیر): جناب پہلے والا سوال اور موجودہ سوال تقریباً ایک

ہی نوعیت کے ہیں تھوڑا سا فرق ہے پہلے والا سوال دیکھیں اس میں پوری ڈیٹیل آپ کے پاس ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: پہلے والے سوال میں کونسے کے بارے میں جواب نہیں

میرا سرار اللہ زہری (وزیر): آپ دیکھیں اس میں جواب ہوگا یہ بہت بڑا پلندہ تھا رات میں چیک نہیں کر سکتا کو میں لیٹ گیا تھا سو گیا تھا۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: میں نے چیک کیا ہے میں آپ کو بتا دوں میں نے

آپ سے یہ قصداً سوال اس وقت نہیں کیا یہ ہے ۹۳-۱۹۹۵ء، ۹۵-۱۹۹۶ء

۹۶-۱۹۹۷ء اس میں کارپوریشن کا ذکر ہی نہیں ہے اس لئے میں نے پہلے ضمنی سوال ہی نہیں کیا

میرا سرار اللہ زہری (وزیر): جناب پہلے سوال میں کارپوریشن کے متعلق سب

کچھ لگا ہوا ہے میرے پاس موجود ہے میں آپ کو دے دوں گا۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: یہ میرے پاس اصل چیز ہی نہیں ہے اور

دوسرے سوال میں جو آدھا جواب آیا ہے اس میں واضح لکھا ہوا ہے کہ ابھی تک ہم نے تیار نہیں

کیا ہے تو میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ آپ چیک کریں اور اس سال کا ۹۷-۱۹۹۸ء کا

پورے سال کا جن میں سے چھ کروڑ کی رقم ہے اس کی باقاعدہ تفصیل دیں کہ آپ نے کیسے بجٹ

تیار کیا اور آپ نے کونسے کام کئے نہیں تو اس کے بارے میں پے منٹ مینڈر نوٹس ایڈوارٹائز

منٹ یہ اسکا ریکارڈ دیں۔

میرا سرار اللہ زہری (وزیر): جناب یہ ۹۸-۱۹۹۷ء کا مانگ رہے ہیں ہم ان کو

دے دیں گے جب چاہئے دے دیں گے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے جی چلے اگلا سوال۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: مجھے جو جواب ملا ہے وہ یہ ہے کہ میں نے اس کو صحیح چیک نہیں کیا ہے اس میں لکھا ہے کہ پچھلے بار جو انہوں نے بھیجا تھا باقی سب ہم نے تیار نہیں کیا ہے جب کوآف آئیں گے ہم دیکھیں گے یہ جواب ہے اس لئے میں یہ ضمنی سوال کر رہا ہوں کہ یہ جو ہے کوئٹہ کے ۹۸-۱۹۹۷ء کی مکمل تفصیل اور اس کے ایڈوارٹائزیشن جو مینڈرٹوں کے بارے میں کی گئی ہے یہ ہاؤس میں پیش کیا جائے۔

جناب اسپیکر: یہ تو انہوں نے کہا ہے میرے پاس ہے۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: دے دیں۔

میرا سر ار اللہ زہری (وزیر): ابھی دے دوں یا بعد میں بھیجا دوں؟

مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: ابھی دے دیں۔

جناب اسپیکر: اگلا سوال مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل کا ہے۔

X ۴۰۷ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

کیا وزیر بلدیات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) محکمہ بلدیات اور اس سے منسلک محکموں / اداروں کے پاس اس وقت صحیح / خراب حالت میں کس قدر گریڈر / بلڈوزر / رگ مشین موجود ہیں نیز خراب مشینوں کی تعداد مدت خرابی، صحیح اور خراب مشینوں کی جائے ایستادگی اور چارج کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) یکم جولائی ۱۹۹۷ء تا ۳۱ مئی ۱۹۹۸ء کے دوران مندرجہ بالا گریڈر / بلڈوزر / ٹریکٹر /

رگ مشینوں نے پبلک / نجی شعبہ میں ماہانہ کس قدر گھنٹے کام کیا ہے ضلع وار تفصیل کیا ہے

(ج) جزوب میں مذکورہ مدت کے دوران مذکورہ مشینوں کے تمام صوبہ میں اراضی و سڑک اور دیگر مکمل کردہ کام کی تعداد ایکڑر کلو میٹر مکعب فٹ اور رقم وغیرہ کی ضلع وار تفصیل کیا ہے۔

میر اسرار اللہ زہری (وزیر بلدیات):

جواب ضخیم ہے لہذا اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر ۲۵۰، مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب کا ہے۔

X ۳۵۰ مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل

کیا وزیر کیوڈی اے ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ

(الف) مالی سال ۹۴-۱۹۹۳ء کے دوران محکمہ کیوڈی اے اور اس کے ماتحت محکموں ر اداروں

میں منظور شدہ ٹھیکیداروں کے ناموں کی ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

(ب) مالی سال ۹۴-۱۹۹۳ء تا ۳۱ مئی ۱۹۹۸ء کے دوران محکمہ مذکورہ اور اس سے منسلک

محکموں ر اداروں کے ٹھیکہ پر دیئے گئے تمام کام ر اسکیم ر پراجیکٹ وغیرہ کی سال وار اور ان کی

کل تخمینہ لاگت بمعہ نام ٹھیکیدار نیز ان ٹھیکیداروں کو ادا شدہ رقم اور کام کی موجودہ کیفیت کی

ضلع وار تفصیل کیا ہے؟

وزیر کیوڈی اے

کیوڈی اے میں مالی سال ۹۴-۱۹۹۳ء کے دوران درج ٹھیکیداروں کی تفصیل درج ذیل ہے

نمبر شمار	نام ٹھیکیدار	کٹیگری	تعلق ضلع
۱-	خدائے رحیم ناصر	نولٹ	کوئٹہ
۲-	ملک شیر زمان خان	نولٹ	کوئٹہ
۳-	داد خان کاکڑ	نولٹ	کوئٹہ
۴-	نور محمد	نولٹ	کوئٹہ

- |                         |          |        |     |
|-------------------------|----------|--------|-----|
| سید محبوب شاہ           | نولٹ     | کوئٹہ  | ۵-  |
| سید امیر خان            | نولٹ     | ژوب    | ۶-  |
| میسرز پار تھیس          | نولٹ     | کوئٹہ  | ۷-  |
| اے این خان              | نولٹ     | کوئٹہ  | ۸-  |
| حاجی خالق داد           | نولٹ     | ژوب    | ۹-  |
| عبدالغنی محمد ہاشم      | نولٹ     | کوئٹہ  | ۱۰- |
| امیر محمد اینڈ سنز      | نولٹ     | کوئٹہ  | ۱۱- |
| حاجی ملک محمد رحیم      | نولٹ     | کوئٹہ  | ۱۲- |
| حاجی عبدالغنی           | نولٹ     | کوئٹہ  | ۱۳- |
| مینگل کنسٹرکشن کمپنی    | نولٹ     | مستونگ | ۱۴- |
| محمد رمضان اینڈ کو      | علی کلاس | کوئٹہ  | ۱۵- |
| حاجی جلال الدین         | نولٹ     | ژوب    | ۱۶- |
| خدا سید ادا اینڈ برادرز | نولٹ     | کوئٹہ  | ۱۷- |
| عبدالظاہر               | اے کلاس  | کوئٹہ  | ۱۸- |
| آغا صلاح الدین بازکی    | اے کلاس  | کوئٹہ  | ۱۹- |
| میشل بلڈوزر             | نولٹ     | کوئٹہ  | ۲۰- |
| عبدالناصر اینڈ برادر    | نولٹ     | کوئٹہ  | ۲۱- |
| عبدالخالق اینڈ برادرز   | نولٹ     | زیارت  | ۲۲- |
| آغا یوسف علی            | نولٹ     | مستونگ | ۲۳- |
| عبدالحمید بنگلوی        | نولٹ     | مستونگ | ۲۴- |
| رخشان بلڈرز             | نولٹ     | چاغی   | ۲۵- |
| حاجی محمد سرور اینڈ کو  | نولٹ     | ژوب    | ۲۶- |

محمد جاوید	۲۷	نولٹ	کوئٹہ
شیخ غلام اکبر	۲۸	نولٹ	لسبیلہ
محمد ایوب کنسٹرکشن کمپنی	۲۹	نولٹ	کوئٹہ
حاجی فضل قادر شیرانی	۳۰	نولٹ	ژوب
عنایت اللہ اینڈ کو	۳۱	نولٹ	ژوب
شاہوانی کنسٹرکشن کمپنی	۳۲	نولٹ	مستونگ
ملک عبدالقیوم	۳۳	نولٹ	پشین
حاجی قاسم خان	۳۴	نولٹ	ژوب
آغا سردار بازئی	۳۵	نولٹ	کوئٹہ
منور حسین خلجی	۳۶	نولٹ	کوئٹہ
حاجی مرتضیٰ خان	۳۷	نولٹ	کوئٹہ
محمد ہاشم اینڈ برادرز	۳۸	اے کلاس	کوئٹہ

مالی سال ۹۳-۱۹۹۳ء سے تاحال دیئے گئے ٹھیکوں کی تفصیل درج ذیل ہے

کام کا نام	تخمینہ لاگت	ٹھیکیدار کا نام	اداشدہ رقم	کیفیت
تعمیر پبلک مقام	۱۱۶۵۱۰	عبدالناصر	۱۲،۴۶۸	مکمل ہے
فروٹ مارکیٹ ہزار گنجی				
واٹر سپلائی	۲۶۵۳۳	محبوب شاہ	۱،۸۳۸	جاری ہے
سیوریج سسٹم فروٹ مارکیٹ				
ہتایا کام واٹر سپلائی	۲۶۱۶۰	عبدالناصر	۱،۱۹۳	جاری ہے
سیوریج سسٹم فروٹ مارکیٹ				
تعمیر روڈ فٹ	۲۰،۷۷۰	حاجی فضل قادر	۱۹،۳۵۱	مکمل ہے
پاتھ بس اوڈ				

تعمیر روڈ فٹ	۱۷,۹۲۵	رخشانی بلڈرز	۱۷,۱۹۷	مکمل ہے
پاتھ ٹرک اڈہ				
وائر سپلائی سسٹم	۱۱,۴۹۰	خدا نید ادا اینڈ برادرز	۸,۰۳۹	جاری ہے
برائے بس / ٹرک اڈہ وغیرہ اجز				
تعمیر تالہ برائے	۱۸,۷۱۰	ایس بی خان	۱۶,۱۲۷	جاری ہے
بس و ٹرک اڈہ وغیرہ اجز				
تعمیر پولیس	۳,۹۶۹	ریپڈ بلڈرز	۳,۸۹۳	مکمل ہے
اسٹیشن برائے شالکوٹ اڈہ				
سیوریج سسٹم	۵,۶۱۶	حاجی عبدالغنی محمد ہاشم	۴,۲۵۰	جاری ہے
برائے بس / ٹرک اڈہ وغیرہ اجز				
تعمیر سڑک	۳۳,۶۲۵	حاجی قاسم خان	۲۳,۴۶۸	مکمل ہے
وٹ پاتھ برائے گیر اجز				
تعمیر پبل مقام	۹,۶۲۵	عبدالناصر	۷,۳۵۵	جاری ہے
بس اڈہ				
تعمیر پبل	۱۳,۶۱۲	آغا یوسف علی	۱۱,۲۵۳	جاری ہے
گیر اجز بمقام ٹرک اڈہ				
تعمیر لیٹرین	۱,۶۸۰	حاجی مرتضیٰ خان	۱,۵۹۳	مکمل ہے
برائے فروٹ مارکیٹ				
تعمیر مسجد برائے	۵,۶۳۰	عبدالناصر اینڈ برادرز	۴,۷۲۳	جاری ہے
گیر اجز بس ٹرک اڈہ				
تعمیر لیٹرین	۵,۶۲۵	عبدالناصر ایڈ برادرز	۴,۰۱۵	جاری ہے
برائے ٹرک اڈہ وغیرہ اجز				

جاری ہے	۳،۱۵۷	حاجی عبدالغنی	۳۶۰۳۴	تعمیر فائر بریگیڈ اسٹیشن
جاری ہے	۲،۲۶۶	محمد رسول خان	۳۶۲۱۵	تعمیر کوارٹر زہیرک وٹریٹک بو تھہ برائے شالکوٹ پولیس اسٹیشن
جاری ہے	۱،۳۶۲	محمد رسول کان	۳۶۸۰۰	تعمیر انتظار گاہ سائیکل اسٹینڈ بس اڈہ
جاری ہے	۳،۳۹۰	حاجی عبدالغنی اینڈ سنز	۳۶۸۵۰	تعمیر لیٹرین برائے بس اڈہ
مکمل ہے	۲،۶۵۹	آغا یوسف علی	۳۶۸۳۰	تعمیر پل کلورٹ شالکوٹ پارکنگ اسکیم
جاری ہے	۱۱،۱۲۰	ملک شیر زمان	۱۳۶۰۲۲	تعمیر واٹر سپلائی اسکیم شالکوٹ ہاؤسنگ اسکیم
جاری ہے	۱۱،۳۰۷	رخشانی بلڈرز	۱۸۶۳۸۵	تعمیر سڑک برائے شالکوٹ ہاؤسنگ اسکیم
جاری ہے	۵،۹۳۷	سید امیر خان اینڈ برادرز	۶۶۱۹۰	تعمیر اسپینٹی روڈ
جاری ہے	۱۱،۶۵	تعمیر نوکنسر یکیشن کمپنی	۱۶۹۰۰	تعمیر نالہ مقام اسپینٹی روڈ
مکمل ہے	۲،۲۳۶	رہنڈ بلڈرز	۲۶۲۳۵	پی سی سی فٹ پاتھ نالیاں مقام بو محلہ
جاری ہے	۰،۹۱۲	ایس بی خان	۱۶۱۳۹	ترقیاتی کام مقام پی بی ۲
جاری ہے	۰،۳۵۲	ایس بی خان	۰۶۵۰۰	تعمیر مسجد شہباز ٹاؤن

پرانا پولیس	۰۶۳۸۶	منور حسین خلجی	۰۰۳۸۳	جاری ہے
لائسن میں نالیاں و فٹ پاتھ کی مرمت				
سول ہسپتال	۰۶۵۵۳	خالق داد	۰۰۵۵۳	مکمل ہے
کالونی میں ترقیاتی کام				
حلقہ نمبر ۱۱	۰۶۹۱۵	شاہ اینڈ کو	۰۰۸۷۲	مکمل ہے
وارڈ نمبر ۷ میں سڑکوں و ٹالیوں کی تعمیر				
سمندر خان	۰۶۹۸۱	شاہ اینڈ کو	۰۰۸۳۶	مکمل ہے
روڈ میں سڑکوں و ٹالیوں کی تعمیر				
وارڈ نمبر ۵	۰۶۷۵۰	ریپڈ بلڈرز	۰۰۷۱۲	مکمل ہے
میں سڑک کی تعمیر و ترقی وغیرہ				
وارڈ نمبر ۱	۰۶۵۰۰	ارباب حسن اینڈ کو	۰۰۳۶۳	مکمل ہے
میں سڑک کی تعمیر و ترقی				
وارڈ نمبر ۷	۱۶۰۰۰	شاہ اینڈ کو	۰۰۹۱۷	مکمل ہے
میں ترقیاتی کام وغیرہ				
وارڈ نمبر ۷، ۳	۱۶۰۰۰	شاہ اینڈ کو	۰۰۹۳۸	مکمل ہے
حلقہ نمبر ۱۳ میں ترقیاتی کام				
تعمیر نو	۰۶۹۶۹	ریپڈ بلڈرز	۰۰۸۹۱	مکمل ہے
ہائی اسکول میں ہال و کلاس روم کی تعمیر وغیرہ				
امپرومنٹ آف	۲۶۰۰۰	شاہ اینڈ کو	۰۰۵۶۸	جاری ہے
موتی رام روڈ				
امپرومنٹ آف	۱۶۰۰۰	ریپڈ بلڈرز	۰۰۳۸۳	جاری ہے
گوردت سنگھ روڈ				

امپرومنٹ آف	۱۶۰۰۰	غلام سرور اینڈ کو	۰،۵۳۶	جاری ہے
شاہد کشاہ روڈ				
فقیر محمد روڈ	۱۶۰۰۰	ریپڈ بلڈرز	۰،۹۳۸	مکمل ہے
میں تعمیراتی کام				
گورا قبرستان	۰۶۵۰۰	وزیر محمد	۰،۴۹۳	مکمل ہے
میں ترقیاتی کام				
بشیر مسیح کالونی	۱۶۲۹۲	وزیر محمد	۰،۳۶۵	جاری ہے
میں چار دیواری کی تعمیر				

سر دار سترام سنگھ : جناب پوائنٹ آف آرڈر جناب میں نے ایک سوال کیا تھا فوڈ ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں جس کا جواب ادھورا تھا، وزیر صاحب نے یقین دہانی کرائی تھی کہ اس سیشن میں جواب دے دوں گا ابھی تک جواب نہیں آیا۔

جناب اسپیکر : میر صاحب بیٹھے ہیں کل آپ کو جواب دیں گے۔

جناب اسپیکر : وقفہ سوالات ختم ہوا رخصت کی درخواست اگر کوئی ہو تو سیکریٹری صاحب پڑھ دیجئے

## رخصت کی درخواستیں

اختر حسین خان سیکریٹری اسمبلی : میر محمد اسلم بلیدی صاحب کی طبیعت ناساز ہے اس لئے انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔

رخصت منظور کی گئی۔

سیکرٹری اسمبلی : سردار محمد صالح بھوتانی صاحب نے ۱۸ جون ۱۹۹۸ء سے اختتام اجلاس تک رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔  
رخصت منظور کی گئی۔

سیکرٹری اسمبلی : ملک محمد سرور خان کاکڑ اسلام آباد سرکاری کام کے سلسلے میں گئے ہوئے ہیں اس لئے انہوں نے ۲۲ جون سے ۲۶ جون ۱۹۹۸ء تک رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب اسپیکر : سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے۔  
رخصت منظور کی گئی۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین : جناب میرا ایک اہم پوائنٹ ہے جو بھی وزیر اعلیٰ صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کل پشین میں ایک واقعہ پیش آیا اخباروں میں بھی آیا پولیس کے انسپکٹر لعل محمد جس کا نام ہے اس نے اس عورت کو جس کا خاوند جیل میں تھا لعل محمد جو انکو آری آفیسر اور وہاں انسپکٹر ہے انہوں نے اس عورت کو گھر میں بلا لیا اور اس کو بے عزت کیا لیکن انہوں نے اس کی بات ہے وہی عورت جس کے کپڑے وغیرہ چھٹے ہوئے تھے اور وہ ایس پی کے پاس گئی۔ اس نے درخواست دی لیکن انہوں نے اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی ہونا یہ چاہئے تھا اس کو گرفتار کیا جاتا اس کو جیل میں ڈالا جاتا لیکن جناب والا اگر پشین میں آج سرعام عورتوں کی عزت لوٹی جاتی ہے تو جناب والا اس حکومت کا کیا ہوگا؟ جناب والا میں وزیر اعلیٰ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ اس پر فوراً کارروائی کی جائے اور لعل محمد کو فوراً گرفتار کیا جائے اور اس کے خلاف عدالت میں چالان پیش کیا جائے۔

جناب اسپیکر: مندوخیل صاحب آپ تشریف رکھیں یہ پھر روایت سے ہٹ کر بات ہو جائے گی آپ بعد میں ان کے چیمبر میں چلے جانا بات کر لینا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: (مائیک بند) جناب پھر مجھے کبھی اس کے لئے موقع دے دینا۔

جناب اسپیکر: بڑی مرہانی ٹھیک ہے جی۔

جناب اسپیکر: اب مطالبات زربلت سال انیس سو اٹھانوے نانوںے پر رائے شماری ہوگی وزیر خارجہ صاحب مطالبہ نمبر ایک پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۵۱ کروڑ ۲۰ لاکھ ۷۹ ہزار ۳ سو ۷۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال محتممہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد جنرل ایڈمن بشمول آرگنیز آف سٹیٹ فیکل ایڈمن اکنامکس ریگولیشن سٹیٹس پبلیٹی اور انفارمیشن براداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ۵۱ کروڑ ۲۰ لاکھ ۷۹ ہزار ۳ سو ۷۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال محتممہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد جنرل ایڈمن بشمول آرگنیز آف سٹیٹ فیکل ایڈمن اکنامکس ریگولیشن سٹیٹس پبلیٹی اور انفارمیشن براداشت کرنے پڑیں گے۔ جو اراکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں اور جو مخالف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوگی اور مطالبہ زر منظور ہوا۔

تحریک منظور ہوئی۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک

## مطالبہ نمبر ۲

وزیر خزانہ : میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲ کروڑ ۱۵ لاکھ ۴۴ ہزار ۵ سو ۳۵ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال تختہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ ”صوبائی آبپاری“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو ۲ کروڑ ۱۵ لاکھ ۴۴ ہزار ۵ سو ۳۵ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال تختہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ ”صوبائی آبپاری“ برداشت کرنے پڑیں گے۔ جو اراکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں اور جو مخالف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوگی اور مطالبہ زر منظور ہو۔

تحریک منظور ہوئی۔

جناب اسپیکر : اگلی تحریک

## مطالبہ نمبر ۳

وزیر خزانہ : میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۱۲ لاکھ ۵۱ ہزار ۷ سو ۵۵ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال تختہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ ”مد اشامپ“ برداشت کرنے پڑیں گے

جناب اسپیکر : تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو ۱۲ لاکھ ۵۱ ہزار ۷ سو ۵۵ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال تختہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ ”مد اشامپ“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جو اراکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں اور جو مخالف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا

تحریک منظور ہوگی اور مطالبہ زر منظور ہوا۔

تحریک منظور ہوئی۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک

## مطالبہ نمبر ۴

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۳ لاکھ ۳۶ ہزار ۸ سو ۸۰

روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال  
ختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”موٹروہیکل ایکٹ“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳ لاکھ ۳۶ ہزار ۸ سو ۸۰

روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال  
ختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”موٹروہیکل ایکٹ“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جو اراکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں اور جو مخالف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا  
تحریک منظور ہوگی اور مطالبہ زر منظور ہوا۔

تحریک منظور ہوئی۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک

## مطالبہ نمبر ۵

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۶۹ لاکھ ۲ ہزار ۳ سو ۳۵ روپے

سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال  
ختتمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”ڈیگر میکسر اور محصولات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ۶۹ لاکھ ۲ ہزار ۳ سو ۵ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال تختہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران سلسلہ مد ”دیگر ٹیکسز اور محصولات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔ جو اراکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں اور جو مخالف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوگی اور مطالبہ زر منظور ہوا۔  
تحریک منظور ہوئی۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک

### مطالبہ نمبر ۶

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۶۰ کروڑ ۵۴ لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال تختہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران سلسلہ مد ”پینشن“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: یہ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ۶۰ کروڑ ۵۴ لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال تختہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران سلسلہ ”مد پینشن“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جو اراکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں اور جو مخالف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوگی اور مطالبہ زر منظور ہوا۔  
تحریک منظور ہوئی۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک

### مطالبہ نمبر ۷

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۵ کروڑ ایک لاکھ ۳۶ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران سلسلہ مد ”ایڈمنسٹریشن آف جسٹس“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ۵ کروڑ ایک لاکھ ۳۶ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران سلسلہ مد ”ایڈمنسٹریشن آف جسٹس“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جو اراکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں اور جو مخالف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوگی اور مطالبہ زر منظور ہوا۔  
تحریک منظور ہوئی۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک

## مطالبہ نمبر ۸

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک ارب ۲۲ کروڑ ۱۸ لاکھ ۵۱ ہزار ۸ سو ۷۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران سلسلہ مد ”پولیس“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک ارب ۲۲ کروڑ ۱۸ لاکھ ۵۱ ہزار ۸ سو ۷۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران سلسلہ مد ”پولیس“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: مطالبہ زر نمبر آٹھ میں ایک تحریک تخفیف کانوٹس مسٹر عبدالرحیم خان

مندو خیل صاحب نے دیا ہے عبدالرحیم خان صاحب اپنا کٹ موشن پیش کریں۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مبلغ ایک ارب ۲۲ کروڑ ۱۸ لاکھ ۵۱ ہزار ۸ سو ۷۰ روپے کے کل مطالبات زر بسلسلہ مد ”پولیس اور لیویز“ میں بقدر ایک روپیہ کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: تخفیف جو پیش کی گئی یہ ہے کہ مبلغ ایک ارب ۲۲ کروڑ ۱۸ لاکھ ۵۱ ہزار ۸ سو ۷۰ روپے کے کل مطالبات زر بسلسلہ مد ”پولیس اور لیویز“ میں بقدر ایک روپیہ کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: میں معزز رکن جناب عبدالرحیم خان مندو خیل سے عرض کروں گا کہ وہ اپنی اس تخفیف زر کے بارے میں وضاحت کریں۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندو خیل: جناب پولیس امن و امان کے سلسلے میں ایک اہم ادارہ ہے عوام کو انہوں نے امن دینا ہے عوام کے خلاف جرائم کا تدارک کرنا ہے لیکن ابھی ریکارڈ سے ہاؤس میں یہ پیش کیا ہے کہ جرائم مسلسل بڑھ رہے ہیں یعنی سال بسال تو اس طرح ایک محکمہ کا وجود اس نے اپنا ایک جواز دینا ہے کہ وہ جائز ہے فلاں محکمہ اس پر یہ خرچہ جائز ہے اور یہاں محکمہ پر ایک ارب بائیس کروڑ سے زیادہ خرچہ ہوتا ہے اور جرائم میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے اور اس میں جیسے آپ نے ایک پوائنٹ آف آرڈر پر سنا ہے پشین میں جو کیس اس قسم کا ہے کہ ایک طرف پولیس والا قیدی ہے کہ پشین کے علاقے میں کوئی اسی نوے جرائم میں حصہ لیا اور دوسری طرف پھر دوسرا پولیس تفتیشی افسر اس نے اس کی بے ناموسی کی۔ جناب والا یعنی اس طرح آپ جیلی اور سریاب کسٹم پر آپ دیکھ سکتے ہیں کہ پولیس والے کھڑے ہیں اور کسی شخص کو نہیں چھوڑتے اور ہر شخص سے نقد پیسہ لیتے ہیں کوئٹہ شہر سے اور دیگر شہروں میں آپ دیکھتے ہیں کہ سر شام وہ ناکوں پر کھڑے ہو جاتے ہیں یعنی جن لوگوں نے لوگوں کو جرائم سے تحفظ دینا چاہئے

وہ لوگ جرائم باقاعدہ منظم طور پر کرتے ہیں اس لئے اس کا کوئی جواز نہیں ہے کہ اس پر اتنا بڑا خرچہ ہو اس کے ساتھ ایک اور پولیس کا مسئلہ ہے اور وہ یہ ہے کہ پولیس جو شہروں میں جس حد تک کہ پولیس کا علاقہ بڑھایا جا رہا ہے ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں پولیس کا جو نفاذ ہے جہاں تک پہلے سے تھا وہاں تک رہے اس کے علاوہ لیویز کو جدید خطوط پر استوار کر کے ان سے کام لیا جائے اسکے علاوہ پولیس اور لیویز دونوں جناب والا ایسے جرائم میں دونوں ملوث ہوتے ہیں یہ اس کے لئے اہم اصلاحات پولیس کے لئے اور لیویز کے لئے یہ ہونی چاہئیں جب تک اصلاحات نہ ہوں تو ان محکموں کے وجود کا کوئی جواز نہیں ہے نہ عوام کے پیسوں کا ان پر خرچ کرنے کا حق ہے کہ ان کو دیا جائے یہ میرا مطالبہ ہے شکریہ۔

جناب اسپیکر : شکریہ وزیر خزانہ صاحب۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) : شکریہ جناب اسپیکر : جہاں تک جناب معزز کن کا اعتراض ہے کہ جرائم کی تعداد بڑھ رہی ہے اس کا حکومت کو بھی احساس ہے لیکن میں جناب والا اتنی سی گزارش کروں کہ جرائم کے ریٹ جس قدر ملک کے دیگر صوبوں میں بڑھے ہیں یہ اللہ پاک کی مہربانی ہے کہ ہمارے صوبے میں اس تناسب سے جرائم میں اضافہ نہیں ہوا ہے البتہ یہ ہم مانتے ہیں کہ پچھلے سال سے اس سال تھوڑا بہت اضافہ ہوا ہے۔ لیکن میں اس میں بہتری لانے کیلئے جس طرح میں نے اپنی بحث تقریر میں کہا ہے اور خاص طور پر ممبران صاحبان کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ ہم نے ایک سلسلہ شروع کیا جو اس وقت لیویز فورسز جو کہ اس وقت اضلاع میں ہیں دور دراز میں اور ان ٹرینڈ ہیں ان کے پاس اسلحہ چلانے کے لئے تربیت اور دیگر انتظامات کے لئے خاص ٹریننگ نہیں ہے اس سلسلے میں ایک نیا سسٹم شروع کیا ہے کہ پولیس ٹریننگ سنٹر میں لیویز کے سپاہیوں کو یہاں لاکر ٹریننگ دی جاتی ہے بعد میں ان کو اپنے اضلاع میں تعینات کیا جاتا ہے جس کے مستقبل قریب میں بہتر نتائج نکلیں گے اور دوسرا جو معزز دوست کے ذہن میں پولیس کے متعلق ایریا ہے اس سے تجاوز نہ کرے تو اس وقت پولیس کی

نفری کی تعداد صوبے میں آٹھ سو اٹھاسٹھ ہے اور ان کے پاس کوئی پانچ فی صد علاقہ ہے اور لیویز کے پاس پچانوے فی صد علاقہ ہے اور ان کی تعداد نو ہزار تین سو اٹھائیس ہے تو اس سلسلے میں جس طرح کہ میں نے گزارش کی جائے کہ ہم پولیس اریا کو بڑھائیں بلکہ ہم لیویز کو بہتر خطوط استوار کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہتر اقدام ہیں میرے دوست مطمئن ہونگے اس لئے میں جناب اس کٹ موشن کو رد کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا اس مطالبہ زر ۸ میں جو تخفیف زر کی تحریک ہے اس کو منظور کیا جائے جو اسکے حق میں ہیں ہاں کہیں جو اسکے خلاف ہیں نہ کہیں نہ کی تعداد زیادہ ہے لہذا کٹوتی کی تحریک نام منظور ہوئی۔

(آپس کی گفتگو)

جناب اسپیکر: اچھا میں اس کو ایسے کرتا ہوں جو اس کٹوتی کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں جو اس کٹوتی کی تحریک کے خلاف ہیں وہ ہاتھ کھڑا کریں سیکریٹری صاحب ہاتھ گن لیں لہذا جو ہاتھ بلند ہوئے وہ کٹوتی کے خلاف بلند ہوئے لہذا تحریک نام منظور ہوئی۔ تحریک تخفیف زر نام منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر: اب سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر ۸ کو اصل حالت میں منظور کیا جائے جو اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہیں نہ کہیں لہذا مطالبہ زر نمبر آٹھ اصل حالت میں منظور ہوا۔ تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک

مطالبہ نمبر ۹

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۳ کروڑ ۹۱ لاکھ ۸۵ ہزار ۹ سو ۸۵ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”قید خانہ جات و آباد کاری سزایافتگان“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی کہ ایک رقم جو ۳ کروڑ ۹۱ لاکھ ۸۵ ہزار ۹ سو ۸۵ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”قید خانہ جات و آباد کاری سزایافتگان“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جو اراکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں جو مخالف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا مطالبہ زر نمبر نو منظور ہوا۔  
تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک

### مطالبہ نمبر ۱۰

وزیر خزانہ: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲۸ لاکھ ۵ سو ۲۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”شہری دفاع“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۸ لاکھ ۵ سو ۲۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”شہری دفاع“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جو اراکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں جو مخالف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا  
مطالبہ زر نمبر منظور ہوا۔  
تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک

## مطالبہ نمبر ۱۱

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۵۲ لاکھ ۳۶ ہزار ایک سو ۲۰  
روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ  
۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران سلسلہ مد "نار کوٹک کنٹرول" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو ۵۲ لاکھ ۳۶ ہزار ایک سو ۲۰  
روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ  
۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران سلسلہ مد "نار کوٹک کنٹرول" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جو اراکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں جو مخالف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا  
مطالبہ زر نمبر منظور ہوا۔  
تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک

## مطالبہ نمبر ۱۲

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۹۶ کروڑ ۸ لاکھ ۹۹ ہزار ۷ سو ۶۰  
روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ  
۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران سلسلہ مد "سول ورکس بشمول عملہ چارجز" برداشت کرنے پڑیں

گئے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی ہے یہ ہے کہ ایک رقم جو ۹۶ کروڑ ۸ لاکھ ۹۹ ہزار ۷ سو ۶۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال تختہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ ”مد سول ور کس بشمول عملہ چارجز“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: مطالبہ زر نمبر بارہ میں عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب نے تخفیف کی تحریک پیش کی ہے خان صاحب اپنی تحریک کٹ موشن پیش کریں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مبلغ ۹۶ کروڑ ۸ لاکھ ۹۹ ہزار ۷ سو ۶۰ روپے کے کل مطالبات زر بسلسلہ ”مد سول ور کس“ میں بقدر ۱۰۰ روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی ہے یہ ہے کہ مبلغ ۹۶ کروڑ ۸ لاکھ ۹۹ ہزار ۷ سو ۶۰ روپے کے کل مطالبات زر بسلسلہ ”مد سول ور کس“ میں بقدر ۱۰۰ روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: میں محرک سے گزارش کرونگا کہ وہ اپنے اس کٹوتی کے حق میں دلائل دیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا اس میں یہ بڑی تلخ حقیقت ہے کہ سول ور کس ڈیپارٹمنٹ کو سال میں پندرہ کروڑ سے زیادہ رقم مرمت کے لئے دی جاتی ہے یعنی سڑکوں اور دوسرے ورکس کے اور ۸۰ کروڑ سے زیادہ رقم جو ابھی ڈیمانڈ ہے ۸۰ کروڑ سے زیادہ رقم اسٹبلشمنٹ کی ہے یعنی اتنا بڑا خرچہ صوبہ کی اسٹبلشمنٹ پر لیکن آپ کے سامنے تمام صوبے کی سڑکیں ہیں جو بالکل چلنے کے قابل نہیں انگریز کے زمانے کی سڑک ہم نے دیکھا تھا کہ وہ باقاعدہ

آج کے پختہ روڈ سے زیادہ بہتر تھے وہ کچے روڈ ان کو مینٹین کیا جاتا تھا لہذا ان اسٹبلشمنٹ پر خرچہ کیا جائے جائز تھا کہ مرمت کے لئے پیسہ دیا جائے اور ابھی ۹۶ کروڑ روپے آپ خرچ کرے اور آپ کا ایک روڈ بھی پیدل جانے کے قابل نہیں تو کیا جو از ہے اس خرچ کا اسلئے ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ یا تو اس کام کو واقعی جس طرح خرچہ ہوتا ہے اس کے انگریزی میں جو کہتے ہیں On pro- portion to that اس کے مطابق کام کیا جائے اور اگر کام نہیں ہوتا تو خرچہ نہ کیا جائے یہ ہے جناب والا نئی جو تعمیر اس کے لئے پیسہ خرچہ ہوتا یہ بھی اسی ڈیپارٹمنٹ کے اسی اسٹبلشمنٹ نے کرنا ہے نئے کام بھی نہیں ہو رہے سرے سے جو کروڑوں روپے ہیں وہ علیحدہ خرچہ ہونگے تو کیا جو از ہے اتنا خرچہ کیا جائے۔

جناب اسپیکر : وزیر خزانہ صاحب۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) : جناب اسپیکر اس میں جو ۸۰ کروڑ روپے اسٹبلشمنٹ چارجز کے لئے رکھے گئے ہیں ان میں کٹوتی اس لئے ممکن نہیں کہ جو عملہ کی تعداد ہے اگر ہم ان کو نکالیں قلیوں کو نکالیں یا اس مد میں کئی بھی کٹوتی لاتے ہیں ایک تو اس سے براہ راست عوام متاثر ہو گا بے روزگاری بڑھے گی اور دوسرا یہ کہ یہی ہمارے معزز دوست یہ خود ہی بعد میں چلائیں گے کہ اس حکومت نے جائے اس کے لوگوں کو روزگار دے لوگوں کو بے روزگار کیا جہاں تک جناب والا دوسری مد کا تعلق ہے کہ ۱۶ کروڑ روپے حکومت نے رکھے ہیں اثاثوں کی دیکھ بھال کے لئے جناب ضرورت تو اس سے کئی زیادہ کی تھی لیکن مالی مشکلات کو دیکھتے ہوئے ہم نے یہ سولہ کروڑ روپے رکھے ہیں اگر یہ نہ رکھے جاتے تو حکومت بلوچستان کے جتنے اثاثے پورے صوبے میں پھیلے ہوئے ہیں وہ اتنے damage ہو جاتے اتنے خراب ہو جاتے کہ دوبارہ ان کو اس حالت میں لانے کے لئے اس سے زیادہ پیسے خرچ کرنے پڑتے اور جہاں تک جناب والا اس ڈیپارٹمنٹ میں بد عنوانی کو روکنے کا تعلق ہے کرپشن کو روکنے کا تعلق ہے کل جناب وزیر اعلیٰ بلوچستان نے اسی فلور پر یہ اعلان کیا ہے کہ انہوں نے ایک کمیٹی بنائی ہے جس میں ڈپٹی کمشنر، اسٹنٹ لوکل

گورنمنٹ، ڈسٹرک ہیلتھ آفیسر اس کے ممبران ہونگے اور ان میں جتنی بھی بے ضابطگی ہے وہ ان کو دیکھ کر اور صوبائی حکومت کو فوری طور پر رپورٹ پیش کرینگے اور اس کے لئے بھی انہوں نے کوئی ٹائم رکھا تھا تو جناب والا اس بات کا ہمیں یقیناً احساس ہے کہ اس میں جہاں بد عنوانی ہے اس کو روکا جائے اور اس سلسلے میں ہم نے یہ اقدامات اٹھائے ہیں لیکن اس میں جو مطالبہ زر ہے اس میں کوئی اس لئے ممکن نہیں ہے کہ اس رقم کو اگر ہم نے کم کیا تو ممکن ہے کہ صوبے کے اثاثے اس سے بہت بری طرح متاثر ہونگے لہذا جناب والا اسی بناء پر میں عبدالرحیم مندوخیل صاحب کی کٹ موشن کو اپوز کرتا ہوں۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل** : جناب ان میں explanation کے لئے وہ صرف یہ ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ لوگوں کو روزگار دیا جائے اور ان کو پروٹیکشن دیا جائے لیکن ساتھ ساتھ ان سے کام لیا جائے ایسا نہیں ہے کہ روزگار دے کر کروڑوں روپے عوام کا آپ خراب کرے اور یہ دوسری کمیٹی کا مسئلہ ہے کل ہم نے بات نہیں کی وزیر اعلیٰ صاحب سے بات کے بعد بات نہیں ہونی چاہئے وہ بے ادبی معاف آپ ملی گوشت کے پروٹیکشن کے لئے رکھ رہے ہیں یہ کام خراب تو ڈی سیز نے کیا ہے کہ ہر ایک اپنا شیئر مانگتے ہیں برائے مہربانی منسٹر صاحبان خود کمیٹی میں آئیں اور پھر اس کا انتظام کریں۔

**جناب اسپیکر** : حلقے کے ایم پی اے کو اس میں نگران رکھا گیا ہے۔

**عبدالرحیم خان مندوخیل** : نہیں نہیں باقی ایم پی اے کو نہ رکھیں گورنمنٹ کے ایم پی اے کو اس میں رکھا جائے تاکہ وہ اسمبلی میں جو لہہ ہوں۔

**جناب اسپیکر** : جواب تو انہوں نے دے دیا کہ ہم کوشش کریں گے اور انشاء اللہ دیکھیں گے اور اس مد میں جو خرچے زیادہ ہو رہے ہیں کمیٹی اس کو دیکھے گی۔

**سید احسان شاہ** : جناب والا جو کمیٹی کل تجویز کی گئی ہے ہمارے دانست میں تو یہ بہتر تھا

لیکن اگر معزز ممبر اس میں اور تجاویز دیتے ہیں تو ہم اس پر غور کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا مطالبہ زر نمبر ۱۲ میں کٹوتی کی تحریک کو منظور کیا جائے جو اس کے حق میں ہیں وہ ہاں کہیں اور جو اس کے خلاف ہیں نہ کہیں چونکہ نہ کی آواز زیادہ ہے لہذا کٹوتی کی تحریک نام منظور کی جاتی ہے اب سوال یہ کہ مطالبہ زر نمبر ۱۲ کو اصل حالت میں منظور کیا جائے جو اس کے حق میں ہاں کہیں اور جو اسکے خلاف ہیں وہ نہ کہیں چونکہ ہاں کی آواز زیادہ ہے لہذا مطالبہ زر نمبر ۱۱۲ اصل حالت میں منظور ہوا۔  
تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک

### مطالبہ نمبر ۱۳

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۳۰ کروڑ ۶۶ لاکھ ۸۲ ہزار ۵ سو ۷۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ کے دوران سلسلہ مد ”پبلک ہیلتھ سروسز“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳۰ کروڑ ۶۶ لاکھ ۸۲ ہزار ۵ سو ۷۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ کے دوران سلسلہ مد ”پبلک ہیلتھ سروسز“ برداشت کرنے پڑیں گے۔  
جو اراکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں جو مخالف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا مطالبہ زر نمبر تیرہ منظور ہوا۔

تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک

## مطالبہ نمبر ۱۴

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۴ کروڑ ۲۶ لاکھ ۹ ہزار ۷ سو روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”اربن ورکس۔ ٹی و اسما“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ۴ کروڑ ۲۶ لاکھ ۹ ہزار ۷ سو روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”اربن ورکس۔ ٹی و اسما“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جو اراکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں جو مخالف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا مطالبہ زر نمبر تیرہ منظور ہوا۔

تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک۔

## مطالبہ نمبر ۱۵

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲ کروڑ ۵۱ لاکھ ۸۶ ہزار ایک سو ۸۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”کیونٹی سنٹر“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲ کروڑ ۵۱ لاکھ ۸۶ ہزار ایک سو ۸۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”کیونٹی سنٹر“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جو اراکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں جو مخالف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا

مطالبہ زر نمبر تیرہ منظور ہوا۔

تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اسپیکر پوائنٹ آف آرڈر

جناب اسپیکر: جی

عبدالرحیم خان مندوخیل: اس میں یہ ہوا کہ آپ کا اس سال جٹ لیٹ پیش ہوا نام

کم تھا تو اس بد میں ہم نے کٹوتی پیش کرنی تھی پبلک ہیلتھ کے بارے میں لیکن وہ پیش نہ کر سکے لیکن اسے گورنمنٹ کی نوٹس میں لانا چاہتے ہیں پالیسی میٹر سے کہ آپ مہربانی کرے کہ یہ جو وائر سپلائی کے اسکیم ہے یہ کیونٹی کا جو پراگرام آپ رکھتے ہیں یہ قابل عمل نہیں۔

### مطالبہ نمبر ۱۶

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۳ ارب ۷۷ کروڑ ۷۵ لاکھ ۳۸

ہزار ۹ سو ۷۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”تعلیم“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳ ارب ۷۷ کروڑ ۷۵ لاکھ

۳۸ ہزار ۹ سو ۷۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”تعلیم“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

مطالبہ زر نمبر سولہ میں عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب کی جانب سے ایک کٹوتی کی تحریک کا نوٹس ہے خان صاحب اپنی تحریک کٹوتی پیش کریں۔ میں محرک سے درخواست کروں گا کہ اس

تحریک کے سلسلے میں دلائل دے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مبلغ ۳ ارب ۷۷ کروڑ ۷۵ لاکھ ۳۸ ہزار ۹ سو ۷۰ روپے کے کل مطالبات زر مسلسلہ مد تعلیم میں ہندو ایک روپے کی تخفیف کی جائے

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ مبلغ ۳ ارب ۷۷ کروڑ ۷۵ لاکھ ۳۸ ہزار ۹ سو ۷۰ روپے کے کل مطالبات زر مسلسلہ مد تعلیم میں ہندو ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا ہماری تعلیم پر ہم غریب عوام کے ان کے میکسز سے جمع کیا ہوا رقم تین ارب سے زیادہ خرچ کرتے ہیں اور کئی سال سے دو ارب سے زیادہ ہم نے خرچ کئے ہیں لیکن نتیجہ اگر تعلیمی معیار کے لحاظ سے دیکھا جائے ہمارا تعلیمی معیار مکمل ختم ہو چکا ہے اور بالخصوص دیہی علاقوں میں اسکول بند ہیں اور مجموعی جن اسکولوں کا کام ہو رہا ہے وہ بھی میں وزیر خزانہ صاحب کے نوٹس میں لائوں کہ وہ اس طرح ہو رہا ہے کہ اساتذہ نے ٹائم تقسیم کیا ہے مثلاً ایک اسکول ہے اس میں تین اساتذہ ہیں تو وہ تین تین دن کے لئے ایک استاد پھر تین دن کے لئے دوسرا استاد ایسا تقسیم کیا ہے اسی طرح اگر میڈل اسکول ہے دوسرے ہیں یعنی ایسے وہ کلاس میں اساتذہ حاضر نہیں ہوتے اسی طرح یہاں معیار تعلیم اتنا گرا دیا گیا ہے کہ ابھی اس کے مقابلے میں نجی تعلیمی ادارے اور وہ بھی انگریزی ذریعہ تعلیم اور وہ بھی سخت مہنگے عوام کی اکثریت یعنی ۹۵% عوام کے بچوں کے لئے ایوں روپے خرچ بھی ہوں اور اس کا کوئی فائدہ نہ ہو اور جب آئندہ کوئی امتحان ہو ہماری تعلیم کا ہمارے تعلیمی اداروں کے اسٹوڈنٹس مقابلے کے امتحان میں حصہ نہیں لے سکتے یہ پروجیشن ہے اس لئے ہم یہ کہتے ہیں کہ معیار تعلیم کو صحیح کرنے کے لئے ایک تو تمام انتظامی سائیز پر کنٹرول کیا جائے اور تمام اسکول اور کالج ان کو واقعی یعنی فعال کیا جائے اور ان کا جو تعلیم ہے اسپیکشنز کا اسمیں یہاں تعلیم کے مد میں ہے ایک جگہ ایک کروڑ سے زیادہ روپے اسپیکشن پر خرچہ ہوتے ہیں لیکن نہ کوئی اسپیکشن ہے نہ کوئی ریکارڈ ہے نہ کوئی پرائیس

ہے اور ساتھ ہی مادری زبان ذریعہ تعلیم قرار دیا گیا تھا لیکن اب وہ مادری زبان کا باقاعدہ کورس شروع ہوا ایک سال کا کورس ہوا لیکن اس کو پھر نکال دیا گیا اس لئے ہمارا مطالبہ ہے اور اس کے ساتھ کہ مجموعی طور پر حکومتی جو ہمارے پبلک سیکٹر کے تعلیمی ادارے ہیں اس میں انگریزی کو لازمی مضمون ہلپی سے قرار دیا جائے پبلک کے عوام کے ٹریڈری سے جو پیسہ خرچ ہوتا ہے کم از کم اس کا عوام کو فائدہ ہو اور ان کے مقابلے میں یعنی اس کا معیار اتنا بڑھ جائے کہ غیر ضروری منگے اسکولوں کو لوگوں کو جاننا نہ پڑے اس کے لئے رشوت خوری اور ڈاکے اور دھوکے کے پیسے کھانے نہ پڑیں یہ ہمارا مطالبہ ہے یعنی جناب والا مادری زبان میں ذریعہ تعلیم انگریزی زبان پہلی سے لازمی اور تمام انتظامیہ کو بالکل جدید طرز پر میں اگر یہ کہوں کہ انتظامی اقدامات آپ کرے یعنی کل بسم اللہ خان صاحب نے کہا کہ پارٹیوں کے ہم صاف کہتے ہیں کوئی شخص جو استاد ہو یا کسی اور محکمے میں ہو جو ڈیوٹی اس کی ہے اور وہ دعویٰ کر رہا ہوں کہ وہ پشتونخوا کا ہمدرد ہے یا کسی اور کا ہماری پارٹی کی طرف سے ہم کہتے ہیں اپنی ڈیوٹی جو پوری نہ کرے اس کو جس طرح بھی قانون کی سزا دینا بالکل آپ کا حق ہے آپ سزا دیں البتہ انتظامی کارروائی نہیں آپ ایسا نہ کریں کہ انتظامی کارروائی کی جدھر بھی آپ کا ہاتھ لگا کہ یہ کوئی فلاں پارٹی والا ہے مخالف لہذا آپ کے ہاتھ لگ گیا انتظامی کارروائی آپ نہ کریں باقی آپ کا حق ہے اور آپ کا فرض مہربانی۔

جناب اسپیکر: شکریہ جی جناب عالی وزیر خزانہ صاحب

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): شکریہ جناب اسپیکر جہاں صوبے کی تعلیمی معیار گرنے کا احساس معزز کن اسمبلی کو ہے اسی طرح سے اس طرف بیٹھنے والے ممبران کو بھی اتنا ہی احساس ہے یہ آپ نے دیکھا کہ اس سال جھٹ میں جو سب سے زیادہ رقم رکھی گئی ہے وہ تعلیم کے شعبے کے لئے رکھی گئی ہے پھر اس میں مزید بہتری لانے کے لئے وزیر اعلیٰ بلوچستان نے اسپیشل ایک ٹاسک فورس بنائی ہے جس کا انہوں نے کل اعلان بھی کیا اس فلور پر اور اس ٹاسک فورس کو اور متعلقہ ڈی ای لوڈ کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ جتنے بھی اسکول صوبے میں بند پڑے ہیں یا جن

اسکولوں میں اساتذہ حاضر یاں نہیں دے رہے ہیں وہ ۳۱ جولائی تک سیکرٹری ایجوکیشن کو رپورٹ کرے تاکہ ٹاسک فورس ان کا جائزہ لے کر ان کے خلاف کارروائی کرے اور کارروائی اتنی سخت ہم نے رکھی ہے حتیٰ کہ ان کو ملازمت سے فارغ کرنے تک کا ہم نے کہا ہے کہ اگر کوئی میجر اگر کوئی ایجوکیشن کا عملہ جو اپنا ڈیوٹی صحیح طور پر سرانجام نہیں دیتا قطعاً تنخواہ لینے کی اور بچوں کے اوپر بوجھ بننے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے اور ہم اس فارغ کرنے کے لئے تیار ہیں جناب والا جہاں تک بات مادری زبان کی ہے اس سے ہمیں اعتراض نہیں ہے اسی اسمبلی میں بھی قرارداد پاس ہوئی ہے اس کے لئے ہم اقدامات کریں گے لیکن میں جناب والا ایک بات کی یہاں وضاحت کروں کہ دنیا میں یہ ٹرینڈ ہے کہ بچوں کے اوپر کم سے کم کتابوں کا بوجھ ڈالا جائے ابھی یہاں پر آپ دیکھیں چوتھی کلاس کے پچھلی کلاس کے پچھ پانچویں کے پچھ اب ان کے پیچھے آپ صبح دیکھیں اتنا بڑا ہوتا ہے جس میں مطالعہ پاکستان ہے ایک میں اسلامیات ہے پاکستان اسٹڈیز ہے کئی قسم کی چیزیں ہیں دنیا اب اس طرف جا رہی ہے کہ بچوں پر کتابوں کا بوجھ کم ہو کمپیوٹر کے ذریعے دوسرے ذرائع استعمال کر کے بچوں کو بہتر سے بہتر تعلیم دی جائے اور ان پر یہ بوجھ کم کیا جائے تو اس سلسلے میں ہم نے بھی اقدامات اٹھائے ہیں انشاء اللہ اور آنے والے دنوں میں اس کے بہتر نتائج نکلیں گے اور اس سے انشاء اللہ میرے دوست مطمئن ہو سکتے ہیں لہذا چونکہ اس بات کا ہمیں پہلے سے ہی احساس تھا اور حکومت نے اقدامات اٹھائے ہیں اس لئے میں جناب عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب کی کٹ موشن کو اپوزکر تا ہوں۔

**جناب اسپیکر:** شکر یہ جی سوال یہ ہے کہ آیا مطالبہ زر نمبر ۱۶ میں کٹوتی کی تحریک کو منظور کیا جائے جو اس کے حق میں ہے ہاں کہیں اور جو اس کے خلاف ہیں نہ کہیں نہ کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک نام منظور ہوئی۔

**جناب اسپیکر:** اب سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر ۱۶ کو اصل حالت میں منظور کیا جائے جو اس کے حق میں ہے ہاں کہیں اور جو اس کے خلاف ہیں نہ کہیں۔

تحریک منظور ہوئی اور مطالبہ زر نمبر ۱۶ اصل حالت میں منظور ہوا۔  
تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک۔

## مطالبہ نمبر ۱۷

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۱۰ لاکھ ۹۸ ہزار ۲ سو ۵۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران سلسلہ مد ”آثار قدیمہ“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی ہے کہ ایک رقم جو ۱۰ لاکھ ۹۸ ہزار ۲ سو ۵۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران سلسلہ مد ”آثار قدیمہ“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جو اراکین اس کے حق میں ہیں وہ ہاں کہیں اور جو اس کے مخالف ہیں وہ نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا مطالبہ زر نمبر سترہ منظور ہوئی۔

تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک۔

## مطالبہ نمبر ۱۸

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۹۸ کروڑ ۶۳ لاکھ ۵۰ ہزار ۶ سو ۷۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران سلسلہ مد ”صحت برداشت“ کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ۹۸ کروڑ ۶۳ لاکھ ۵۰ ہزار ۶ سو ۷۰ روپے سے متوازن ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران سلسلہ مد ”صحت برداشت“ کرنے پڑیں گے۔

مطالبہ زر نمبر اٹھارہ میں مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل کی جانب سے ایک تحریک تخفیف زرعی کانوٹس ہے مندوخیل صاحب اپنی تحریک پیش کریں۔

مسٹر عبدالرحیم خان مندوخیل: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مبلغ ۹۸ کروڑ ۶۳ لاکھ ۵۰ ہزار ۶ سو ۷۰ کے کل مطالبات زر سلسلہ مد ”صحت“ میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ مبلغ ۹۸ کروڑ ۶۳ لاکھ ۵۰ ہزار ۶ سو ۷۰ کے کل مطالبات زر سلسلہ مد ”صحت“ میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: میں محرک سے گزارش کروں گا کہ اس کی اپنی کٹوتی کی تحریک کے میں دلائل دیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا ایک تو ۹۸ کروڑ کا خرچہ آپ اندازہ لگا سکتے ہیں سالانہ ہمارے صوبے کی صحت پر لیکن اس کے باوجود کوئی سروس عوام کو مہیا نہیں ہے تمام سول ہسپتال ڈویژنل ہسپتال جو بھی ہیں آپ یقین کریں ویرانے کا منظر پیش کرتے ہیں کروڑوں روپے دوائی کا خرچہ کوئی دوائی عوام کو نہیں ملی بلکہ گورنمنٹ کے جو ہسپتال ہیں اس کے بارے میں تو ابھی یہ بات یقینی بن گئی ہے کہ گورنمنٹ کے ہسپتال کے جو آپریشن ہیں جو مشینری ہے جو قابل اعتماد نہیں ہے حتیٰ کہ وہ اتنی ہائی چیک نہیں ہوتی کہ اگر اس پر آپریشن کیا جائے کہ پھر اس میں وہ جو پشٹ ہے اس کی صحت یعنی وہ جگہ کے گاٹھیکٹنر سے یہ پوزیشن ہے اور اس کے ساتھ جناب والا یہاں ڈاکٹر جو ہیں انہوں نے یہ طریقہ شروع کیا ہے کہ ڈاکٹر اپنا کلینک رکھتے ہیں اور

وہ اپنے کلینک میں پریکٹس کرتے ہیں ظاہر ہے جب ان کو وہاں زیادہ پیسہ ملتا ہے اور اس میں وہ زیادہ فیس بھی لیتے ہیں تو وہ ہسپتال میں کیوں کام کریں تو اس لئے ہم امر پالیسی میٹر یہ تجویز پیش کرتے ہیں کہ یہ پالیسی تبدیل کی جائے اور ڈاکٹروں کو پرائیویٹ کلینک میں پریکٹس سے باقاعدہ منع کیا جائے اور ہسپتال میں ہی وہ شام کے شفٹ میں پریکٹس کریں اور اس کے لئے جیسے کہ ملٹری ہسپتالوں میں ہے کہ پھر اس سے وہ ادارہ جو ہے بلکہ اس کو میں اس طرح رکھوں گا کہ انسٹیٹیوشنل پریکٹس کریں اپنے ہی انسٹیٹیوشنل میں اپنے ہی ادارے میں وہ پریکٹس کریں اور فیس وہاں پر لیں ادارے کو بھی کچھ حصہ اس کا ملے اور ڈاکٹر صاحب کو بھی ملے یہ ہماری تجویز ہے اور یہ ہونا چاہئے۔

جناب اسپیکر : جی جناب وزیر خزانہ صاحب۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ) : جناب اسپیکر ہمیں ان کی اس بات سے اتفاق ہے کہ بعض ڈاکٹر حضرات سرکاری ڈیوٹی کے دوران اپنے فرائض صحیح طور پر نہیں جلاتے اور ان کی یہ خواہش ہوتی ہے کوشش ہوتی ہے کہ جو ان کے پرائیویٹ کلینک ہیں وہاں پر مریضوں کو کھینچنا جائے اس سلسلے میں جناب حکومت کو بھی احساس تھا اور اس پر ہم غور کر رہے ہیں لیکن کل جو ہمارے سینئر پارلیمنٹریں جناب عبدالرحیم مندوخیل صاحب کی جانب سے تجویز آئی کہ جس طرح کہ آرمی کے ہسپتالوں میں ان ڈاکٹرز کو انہیں ہسپتالوں کے اندر یہ سولت دی جاتی ہے کہ وہاں بیٹھ کر شام کو اپنے پرائیویٹ پریکٹس کریں تو اس بارے میں ہم سوچ رہے ہیں کہ اگر یہ ممکن ہو تو انشاء اللہ یہ ہم ضرور کریں گے اور جہاں تک کونسل کے سول ہسپتال کی حالت کو بہتر بنانے کا تعلق ہے اس سلسلے میں بھی ہم نے ایک کمیٹی بنائی ہے جس کے سربراہ صوبے کے چیف سیکریٹری ہیں اور اس میں ایک معزز شہری ہوں گے اس میں ایک ایم پی اے ہوں گے اور اگر ہم نے ضرورت محسوس کی اس کمیٹی میں کسی شعبہ زندگی سے کسی اور ساتھی کا نام یا کسی اور شعبہ زندگی تعلق رکھنے والے کسی افراد کا نام تو ہم اس پر ڈالنے کے لئے تیار ہیں اور ہمیں امید ہے کہ

انشاء اللہ ان اقدامات کی وجہ سے سول ہسپتال کو سنبھالنے کی حالت بہتر ہوگی تو جناب والا چونکہ اس بات کا ہمیں پہلے سے احساس تھا لہذا میں اپنے دوست جناب عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب کی کٹ موشن کی اس بناء پر اپوز کر تا ہوں۔

**جناب اسپیکر:** سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر ۱۸ میں کٹوتی کی تحریک کو منظور کیا جائے جو اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہیں نا کہیں لہذا کٹوتی کی تحریک نا منظور ہوئی اب سوال یہ کہ مطالبہ زر نمبر ۱۸ کو اصل حالت میں منظور کیا جائے جو اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں جو اس کے خلاف ہیں نہ کہیں ہاں کی آواز زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی اور مطالبہ زر نمبر ۱۸ اصل حالت میں منظور ہو اور یہ خزانہ صاحب مطالبہ زر نمبر ۱۹ پیش کریں۔  
تحریک منظور کی گئی۔

## مطالبہ نمبر ۱۹

**وزیر خزانہ:** میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲ لاکھ ۸۰ ہزار ۲ سو ۲۵ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”پاپولیشن پلاننگ“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

**جناب اسپیکر:** تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲ لاکھ ۸۰ ہزار ۲ سو ۲۵ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”پاپولیشن پلاننگ“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جو اراکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں اور جو مخالف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر انیس منظور ہوا۔  
تحریک منظور کی گئی۔

**جناب اسپیکر:** اگلی تحریک۔

## مطالبہ نمبر ۲۰

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۷ کروڑ ۹ لاکھ ۷۴ ہزار ایک سو ۹۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”افراوی قوت اور لیبر انتظام“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ۷ کروڑ ۹ لاکھ ۷۴ ہزار ایک سو ۹۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”افراوی قوت اور لیبر انتظام“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جو اراکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں اور جو مخالف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر بیس منظور ہوا۔  
تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک۔

## مطالبہ نمبر ۲۱

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک کروڑ ۱۳ لاکھ ۹۵ ہزار ایک سو ۷۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”کھیل و تفریحی سہولیات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ ۱۳ لاکھ ۹۵ ہزار

ایک سو ۷۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”کھیل و تفریحی سہولیات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جو اراکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں اور جو مخالف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر اکیس منظور ہوا۔  
تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک۔

## مطالبہ نمبر ۲۲

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۵ کروڑ ۶۹ لاکھ ۷۸ ہزار ۳ سو ۳۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”سماجی تحفظ اور سماجی بہبود“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ۵ کروڑ ۶۹ لاکھ ۷۸ ہزار ۳ سو ۳۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”سماجی تحفظ اور سماجی بہبود“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جو اراکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں اور جو مخالف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر اکیس منظور ہوا۔  
تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک۔

## مطالبہ نمبر ۲۳

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۵۰ لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد "قدرتی آفات و تباہ کاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ۵۰ لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد "قدرتی آفات و تباہ کاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جو اراکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں اور جو مخالف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر اکیس منظور ہوا۔  
تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک۔

## مطالبہ نمبر ۲۴

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۸۹ لاکھ ۲۵ ہزار ۴ سو ۶۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد "اوقاف" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ۸۹ لاکھ ۲۵ ہزار ۴ سو ۶۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد "اوقاف" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جو اراکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں اور جو مخالف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا

تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر چوبیس منظور ہوا۔

تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک۔

## مطالبہ نمبر ۲۵

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۴۵ کروڑ ۲۴ لاکھ ۶۰ ہزار ۹ سو روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال تختہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران سلسلہ مد ”زراعت برداشت“ کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ۴۵ کروڑ ۲۴ لاکھ ۶۰ ہزار ۹ سو روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال تختہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران سلسلہ مد ”زراعت برداشت“ کرنے پڑیں گے۔

جو اراکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں اور جو مخالف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر پچیس منظور ہوا۔  
تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک۔

## مطالبہ نمبر ۲۶

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۴ کروڑ ۷۳ لاکھ ۸۸ ہزار ۹ سو ۵۵ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال تختہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران سلسلہ مد ”مالیہ اراضی“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: یہ تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ۳ کروڑ ۷۳ لاکھ ۸۸ ہزار ۹ سو ۵۵ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”مالیہ اراضی“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جو اراکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں اور جو مخالف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر چھبیس منظور ہوا۔ ان کے خلاف تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک۔

### مطالبہ نمبر ۷۲

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۷۲ کروڑ ۱۱ لاکھ ۳۲ ہزار ایک سو ۵۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”امور پرورش حیوانات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ۷۲ کروڑ ۱۱ لاکھ ۳۲ ہزار ایک سو ۵۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”امور پرورش حیوانات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جو اراکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں اور جو مخالف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر ستائیس منظور ہوا۔ تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک۔

## مطالبہ نمبر ۲۸

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۵۶ لاکھ ۶۶ ہزار ایک سو ۵۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران سلسلہ مد ”جنگلات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ۵۶ لاکھ ۶۶ ہزار ایک سو ۵۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران سلسلہ مد ”جنگلات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جو اراکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں اور جو مخالف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر اٹھائیس منظور ہوا۔

تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک۔

## مطالبہ نمبر ۲۹

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲ کروڑ ۸ لاکھ ۸۵ ہزار ۵۰ سو ۵۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران سلسلہ مد ”ماہی گیری“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲ کروڑ ۸ لاکھ ۸۵ ہزار ۵۰ سو ۵۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال

تختہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران سلسلہ مد "ماہی گیری" برداشت کرنے پڑیں گے۔  
 جو اراکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں اور جو مخالف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا  
 تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر انتیس منظور ہوا۔  
 تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک۔

### مطالبہ نمبر ۳۰

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک کروڑ ۱۸ لاکھ ۳ ہزار روپے  
 سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال تختہ ۳۰  
 جون ۱۹۹۹ء کے دوران سلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ ۱۸ لاکھ ۳ ہزار  
 روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال تختہ  
 ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران سلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جو اراکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں اور جو مخالف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا  
 تحریک منظور ہوئی مطالبہ زر نمبر تیس منظور ہوا۔  
 تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک۔

### مطالبہ نمبر ۳۱

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲۵ کروڑ ۵۳ لاکھ ۹۹ ہزار ۸ سو  
 ۳۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال

تختہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران سلسلہ مد ”آپاشی“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲۵ کروڑ ۵۳ لاکھ ۹۹ ہزار ۸ سو ۳۰ روپے سے متوازن ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال تختہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران سلسلہ مد ”آپاشی“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: مطالبہ زر نمبر اکتیس میں ایک کٹوتی کی تحریک ہے جو عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب کی طرف سے ہے عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب اپنی تحریک پیش کریں عبدالرحیم خان مندوخیل: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مبلغ ۲۵ کروڑ ۵۳ لاکھ ۹۹ ہزار ۸ سو ۳۰ روپے کے کل مطالبات زر سلسلہ مد ”ایری کیشن“ میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ مبلغ ۲۵ کروڑ ۵۳ لاکھ ۹۹ ہزار ۸ سو ۳۰ روپے کے کل مطالبات زر سلسلہ مد ”ایری کیشن“ میں بقدر ایک روپے کی تخفیف کی جائے۔ مولانا نصیب اللہ: جناب اسپیکر چونکہ جمعہ کا دن ہے میں منٹ رہ گئے ہیں اور وضو بھی کرنا ہے ڈیڑھ بجے نماز ہوتی ہے اس میں کٹ موشن بھی ہے؟

جناب اسپیکر: جو ہاؤس کی مرضی ہے مجھے تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ سید احسان شاہ: جناب اسپیکر کٹ موشن گزر جائے۔

جناب اسپیکر: اچھا چلے بسم اللہ کیونکہ جمعہ کی نماز کئی ڈیڑھ ہوتی ہے کئی دو بجے ہوتی ہیں وزیر خزانہ صاحب مطالبہ نمبر ۳۱ پیش کریں اس مطالبہ زر نمبر ۳۱ میں جناب عبدالرحیم خان مندوخیل نے کٹوتی کا نوٹس دیا ہے میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ تحریک پیش کر دیں

محرک سے گزارش کرونگا کہ وہ اپنے اس تحفیف کی کٹوتی کی تحریک کے بارے میں اپنے دلائل پیش کریں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب اسپیکر یہ مجموعی طور پر معیشت کے ترقی کے لئے

ہر صوبے کے اپنے پوٹینشلز ہوتے ہیں ہمارے صوبے کی بنیاد معیشت زرعی ہیں ہمارے زمین پانی وافر مقدار میں چار کروڑ ایکڑ سے زیادہ اراضی اس وقت بیکار ہیں بجز پڑے ہیں اور سالانہ ایک کروڑ ایکڑ سے زیادہ اراضی اس وقت بیکار ہیں بجز پڑے ہیں اور سالانہ ایک کروڑ ایکڑ فٹ پانی زیادہ سیلاب بن کر بہ جاتا ہے لیکن بڑے افسوس ہے کہ آج تک ہمارے صوبے کے معیشت کے بنیاد کے لئے ایک پانی کے اسٹوریج اور پانی کی recharging کے بارے میں کوئی مضبوط پلان نہ صوبائی گورنمنٹ نے بنایا ہے کہ فیڈرل گورنمنٹ نے بنایا ہے اس وقت آپ کو علم ہے کہ ہمارا علاقہ ژوب اور الائچی سے لے کر قلات اسکا جغرافیائی اور آب و ہوا کی لحاظ سے اور پانی کے وافر مقدار ہونے کی وجہ سے اور زمین کی خاص کو الٹی ہونے کی وجہ سے یعنی میوہ سبزی غلے کے لئے بہت زر خیز زمین ہے اور بڑا پوٹینشل رکھا ہے لیکن اس کے باوجود ہمارا صوبہ بالکل مشکلات میں ہیں بلکہ اب تو پہلے سے جو پانی ہے وہ اس پانی کی سطح مسلسل گر رہی ہیں اور یہ ماہرین کی رائے ہے کہ چند سالوں میں ہمارے تمام علاقہ بجز من جائے گا تو اس میں ہمارا مطالبہ ہے بلکہ میں اس کو اس طرح کمونگا کہ بڑا افسوس ہے کہ ایک اتنی بڑی اسٹیبلشمنٹ ایریجیشن کی اور انہوں نے ابھی تک ایک ایسا پلان نہیں بنایا جس کے انگریزی میں کہتے ہیں tangible result نکل آتے ہیں اور آج تک نہیں ہم جہاں بھی پیش کرتے ہیں وہاں مسئلہ یہ ہوتا ہے وہ کہتے ہیں کہ آپ کے پاس کوئی کنکریٹ کوئی پلان ہے آپ کے پاس کنکریٹ پلان نہیں ہے لہذا ڈونر ایجنسی بھی آگے نہیں بڑھتے فیڈرل گورنمنٹ کا یہ مانہ ہو گیا اس لئے ہمارا مطالبہ ہے کہ باقاعدہ پانی کے اسٹوریج کا ذخیرہ عام اور پانی کے recharging کے لئے ڈیم چیک ڈیم پروویجن وال ان کا ایک پورا پلان بنایا جائے اور وہ پلان اس پہ خرچہ ہو اس لئے اس وقت تک جو کام ہوا ہے اسٹیبلشمنٹ نے بڑی کوتاہی کی ہے اسلئے ان کا یہ حق نہیں بنتا کہ اس کے بارے میں ایک اچھا فکر رکھیں اور اسکے لئے پالیسی تبدیل

کرتی پڑی یہاں ہم نے disapproval of the policy پالیسی already جو پالیسی ہے اسے تبدیل کر کے نئی پالیسی بنا کے یعنی ایریجیشن کو ترقی دینا اور زراعت کو ترقی دینے کے امکانات پیدا ہو سکے مرہانی۔

جناب اسپیکر: شکر یہ جی جناب وزیر خزانہ صاحب۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): جناب والا پتہ نہیں ہمارے معزز دوست کو یاد کیوں نہیں رہتا ہے کہ یہ جتنے نقطے انہوں نے اٹھائے ہیں ہم اپنے بحث اسٹیج میں اور اس کے بعد ہم نے کل بھی اس پر بات کی ہے اور ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ صوبائی حکومت نے ان کے لئے ان جو خدشات کا اظہار کر رہے ہیں ان کے اقدامات نہیں اٹھائے جناب والا اس سلسلے میں گزارش ہے کہ پیشین قلعہ عبداللہ کو بیڑہ مستونگ مچھڑ اور قلات کے واویلوں کے لئے ان کی جو انڈر گراؤنڈ واٹر لیول دن بہ دن گرتی جا رہی ہیں ان کے recharge کرنے کے لئے وفاقی حکومت سے ہم نے ایک پروگرام منظور کرایا ہے اس منصوبے کے ٹوٹل لاگت ہے ۴۵ کروڑ ۶۵ لاکھ روپے اور اس کے علاوہ مری بگٹی ایریا میں بھی سیلابی پانی کو روکنے کے لئے منصوبہ مرکزی حکومت کے پی ایس ڈی پی میں ہم نے شامل کرایا جس کی لاگت جناب بارہ کروڑ ۵۰ روپے ہیں اور اس کے علاوہ جو national drainage on for water managemnt progeram جو ورلڈ بینک کے تعاون سے جاری ہے اس میں بھی بلوچستان کو ایک خاطر خواہ رقم ملے گا اس کو بھی ہم underground water level کے recharging کے لئے استعمال کریں گے اور اسکے علاوہ جناب ایک جو اگلے پانچ سالہ منصوبہ ہے پانچ سالہ منصوبے میں تقریباً صوبے میں ۱۰۷۱ کے ایجنڈا میں گئے اگلے پانچ سال میں یہ منصوبہ ہے اور اس کے علاوہ جاپان کے تعاون سے جناب والا کوئی ۱۴ ڈیم صوبائی حکومت کا بنانے کے پروگرام ہے وہ فیڈرل گورنمنٹ کے ہے اور یہ صوبائی حکومت کا بنانے کے پروگرام ہے وہ فیڈرل گورنمنٹ کے ہے اور یہ صوبائی حکومت ہے تو یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ جس سے ہم بے خبر ہے یہ بات ہمارے علم میں ہے اور ان کے

لئے صوبائی حکومت نے اقدامات اٹھائے ہیں جہاں ہمارا وسائل کم تھا ہم نے وفاقی حکومت سے رجوع کیا اور انہوں نے ہمارے یہ اسکیمیں اپنے اس سال کے پی ایس ڈی پی میں ڈال دیئے ہیں تو جناب والا ان بناء پر میں جناب عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب کی کٹ موشن کو اپوزکر تا ہوں جناب اسپیکر: شکر یہ جی سوال یہ ہے کہ آیا مطالبہ زر نمبر ۳۱ پہ کٹوتی کی تحریک کو منظور کیا جائے جو صاحب اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں جو اسکے خلاف ہیں نہ کہیں چونکہ نہ کی تعداد زیادہ ہے لہذا تحریک نام منظور ہوئی۔

جناب اسپیکر: اب سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر ۳۱ کو اصل حالت میں منظور کیا جائے جو اسکے حق میں ہیں ہاں کہیں یا اس کے خلاف ہیں نہ کہیں ہاں کی آواز زیادہ ہے لہذا تحریک منظور ہوئی اور مطالبہ زر نمبر ۳۱ اصل حالت میں منظور ہوا۔  
تحریک منظور کی گئی۔

میرا خیال میں اگر ہاؤس کی مرضی ہو تو وقفہ جمعہ کا کیا جائے اور پھر آپ دوبارہ میٹ کرنا چاہیں کس وقت ٹائم ہٹائیں کتنے بجے فرمائے میں قائد ایوان سے گزارش کرونگا اگر ٹائم کا بتائیں میں اس کا اعلان کر دوں پانچ ٹھیک نہیں رہے گا۔

قائد ایوان سردار اختر مینگل: کہیں کہیں جناب اسپیکر جو مولانا صاحب نے ہمیں بتایا کہتے ہیں کہ ڈھائی بجے نماز ہوتی ہے۔

جناب اسپیکر: چلو جی پھر ایسا کرتے ہیں اس کو تین بجے رکھ لیجئے گا۔

قائد ایوان سردار محمد اختر مینگل: جناب اسپیکر اگر نماز ڈھائی بجے پھر تو ہمارے پاس کافی ٹائم ہے جمعہ کی نماز تک تقریباً پونا گھنٹا ہے ہمارے پاس کچھ مطالبہ زر ختم ہو جائیں گے۔

جناب اسپیکر: نہیں جو ہاؤس کی sance ہوتی ہے میں وہی کرونگا۔

قائد ایوان سردار اختر محمد مینگل: تو میرے خیال میں اس کو کٹھنیو کریں جب تک اذان ہو جائے۔

جناب اسپیکر: ڈھائی بج کر دیتے ہیں۔

مولانا امیر زمان: اذان ادھر نہیں ہوگی آج یہاں توجہ کی نماز نہیں ہو رہی ہے۔

جناب اسپیکر: یہاں جمعہ کی نماز نہیں ہوتی۔

قائد ایوان سردار اختر محمد مینگل: ابھی جاری رکھیں جناب اسپیکر۔

جناب اسپیکر: جو آپ کی مرضی دیکھیں میں معزز ایوان سے گزارش کرونگا کہ بارہ

مطالبات زرقا یہ ہیں اور ایک مطالبہ زر میں تحریک کنوٹی کی بھی ہے تو وقت لگے گا اس پہ

قائد ایوان سردار اختر محمد مینگل: جناب اسپیکر میرے خیال میں اس کو کٹھنیو رکھے ختم کریں ابھی جلدی ہو جائے گا۔

جناب اسپیکر: جیسے آپ کی مرضی مجھے فرق نہیں پڑتا ہے۔

جناب اسپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر ہتیس پیش کریں۔

### مطالبہ نمبر ۳۲

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۹ کروڑ ۳ لاکھ اے ۷ ہزار ۷۰

روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم

۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”دبئی ترقی“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ۹ کروڑ ۴ لاکھ ۷۷ ہزار ۷۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”دیسی ترقی“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جو اراکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں اور جو مخالف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا مطالبہ زر نمبر تیس منظور ہوا۔

تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک۔

### مطالبہ نمبر ۳۳

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۵ کروڑ ۷۹ لاکھ ۴۶ ہزار ۵۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”صنعت برداشت“ کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ۵ کروڑ ۷۹ لاکھ ۴۶ ہزار ۵۰ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”صنعت برداشت“ کرنے پڑیں گے۔

جو اراکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں اور جو مخالف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا مطالبہ زر نمبر تینتیس منظور ہوا۔

تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک۔

### مطالبہ نمبر ۳۴

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۵۸ لاکھ ۸۶ ہزار ۲ سو ۳۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”اسٹیشنری و طباعت“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ۵۸ لاکھ ۸۶ ہزار ۲ سو ۳۰ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”اسٹیشنری و طباعت“ برداشت کرنے پڑیں گے۔ جو اراکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں اور جو مخالف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا مطالبہ زر نمبر چونتیس منظور ہوا۔  
تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر: اعلیٰ تحریک۔

### مطالبہ نمبر ۳۵

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک کروڑ ۵۳ لاکھ ۱۹ ہزار ۹ سو روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”معدنی وسائل و سائنسی شعبہ جات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ ۵۳ لاکھ ۱۹ ہزار ۹ سو روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”معدنی وسائل و سائنسی شعبہ جات“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جو اراکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں اور جو مخالف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا مطالبہ زر نمبر پینتیس منظور ہوا  
تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک۔

### مطالبہ نمبر ۳۶

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲ ارب روپے سے متجاوز نہ ہو۔  
وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے  
دوران بسلسلہ ”سبڈیز“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲ ارب روپے سے متجاوز نہ ہو۔  
وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے  
دوران بسلسلہ ”سبڈیز“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جو اراکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں اور جو مخالف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا  
مطالبہ زر نمبر چھتیس منظور ہوا  
تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک۔

### مطالبہ نمبر ۳۷

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۶ کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو  
وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے  
دوران بسلسلہ ”قرضہ جات و پیشگی“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ۶ کروڑ روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”قرضہ جات و پیشگی برداشت کرنے پڑیں گے۔

جو اراکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں اور جو مخالف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا مطالبہ زر نمبر سینتیس منظور ہوا۔  
تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک۔

### مطالبہ نمبر ۳۸

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۵ ارب ۵۵ کروڑ ۹۵ لاکھ ۶۱ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”اسٹیٹ ٹریڈنگ“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ۵ ارب ۵۵ کروڑ ۹۵ لاکھ ۶۱ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد ”اسٹیٹ ٹریڈنگ“ برداشت کرنے پڑیں گے۔  
جو اراکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں اور جو مخالف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا مطالبہ زر نمبر اڑتیس منظور ہوا۔  
تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک۔

### مطالبہ نمبر ۳۹

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۴ کروڑ ۷ لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران سلسلہ مد "جنرل ایڈمنسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ۴ کروڑ ۷ لاکھ روپے سے متجاوز نہ ہو۔ وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران سلسلہ مد "جنرل ایڈمنسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جو اراکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں اور جو مخالف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا مطالبہ زر نمبر انتالیس منظور ہوا۔

تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک۔

## مطالبہ نمبر ۴۰

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک کروڑ ۲۰ لاکھ ۶۰ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران سلسلہ مد "لاء اینڈ آرڈر" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک کروڑ ۲۰ لاکھ ۶۰ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران سلسلہ مد "لاء اینڈ آرڈر" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جو اراکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں اور جو مخالف ہیں نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا مطالبہ زر نمبر چالیس منظور ہوا۔

تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک۔

### مطالبہ نمبر ۴۱

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک ارب ۳۲ کروڑ ۵۴ لاکھ ۹۵ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران سلسلہ مد ”کیونٹی سروسز“ برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک ارب ۳۲ کروڑ ۵۴ لاکھ ۹۵ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختم ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران سلسلہ مد ”کیونٹی سروسز“ برداشت کرنے پڑیں گے۔  
مطالبہ زر نمبر ۴۱ میں کٹوتی کی ایک تحریک کانولٹس عبد الرحیم خان مندوخیل صاحب نے دیا ہے خان صاحب اپنی تحریک تخفیف پیش کریں۔

عبد الرحیم خان مندوخیل: میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ مبلغ ۸۲ کروڑ ۸۰ لاکھ ۵۳ ہزار روپے کے کل مطالبات زر سلسلہ مد ”ورکس“ میں بقدر ۱۰۰ سو روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ مبلغ ۸۲ کروڑ ۸۰ لاکھ ۵۳ ہزار روپے کے کل مطالبات زر سلسلہ مد ورکس میں بقدر ۱۰۰ سو روپے کی تخفیف کی جائے۔

جناب اسپیکر: میں محرک سے گزارش کرونگا کہ اس کٹوتی کے تحریک کے سلسلے میں دلائل دیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب والا یہ ورکس میں جو مختلف رقوم رکھی گئی ہیں ترقیاتی کام کے لئے اس میں روڈز کا بڑا افسوس ہوتا ہے کہ روڈز میں ہمارے علاقوں پہ بار بار ہم نشاندہی کر رہے ہیں کہ توبہ اچکزئی سے توبہ کاکڑی، کاکڑی سے قمر دین تک قمر دین سے شہنلو سے ڈوب اور ڈوب سے جناب والا مرغہ کبڑی میٹرو موسیٰ خیل سے لور الائی اور پھر سنجابی سے ہرنائی ہرنائی سے گلک یہ تمام روڈ یعنی سالوں سے اس کے لئے کوئی رقم نہیں رکھی جاتی کوئی پلان نہیں بنایا جاتا بہت افسوس ہے کہ ۸۰ کروڑ روپے تک خرچ ہو لیکن اس میں ان تمام علاقوں کے لئے کچھ رقم بھی نہ ہو تو اس لئے جو پالیسی ہے اور یہ کارکردگی ہے اس کو ہم بالکل رد کرتے ہیں میں نرم الفاظ استعمال کروں اور مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ مہربانی کریں اگر یہ علاقہ اور اس کی سڑک ہے اور ان پر خرچہ نہ ہو تو یہ سراسر نا انصافی ہے اور پھر یہاں دو قوموں کے حیثیت کے ہم اس زمین کے باشندے ہیں ہمارا حق بتاتا ہے اور جب گورنمنٹ ہے تو گورنمنٹ کو ان سب کے لئے انہیں پیسہ رکھنا ہوتا ہے ایسا نہیں ہے کہ بس ایسی ہی صرف یعنی خانہ پری کے لئے کوئی رقم رکھی جائے یہ سینکڑوں میل علاقہ ہیں اور پروڈیکشن کے لئے بھی اس کی اہمیت ہے جناب والا دیگر ٹریفک مقاصد کے لئے اسکی اہمیت باقی جو درمیان میں بہت سی سڑکیں ہیں ان کے لئے پھر کچھ نہیں اور یہ جو اے ڈی پی ابھی کل بھی وہاں وزیر خزانہ صاحب نے کما ایشین ڈیولپمنٹ بینک اس کے پلان ہم نے خود دیکھے ہم نے فیڈرل سینٹ کے میٹنگ میں دیکھے وہاں باقاعدہ ان علاقوں کے لئے منظور ہوئے سید حمید لوڑہ سے برج عزیز خان یہاں تک اور قلعہ عبداللہ سے پشہ پراخج توبہ تک ایسے مختلف سڑک منظور ہوئے لیکن اب ان کا کوئی نام نہیں میر علی خیل کی سڑک ڈوب سے میر علی خیل باقاعدہ ایشین ڈیولپمنٹ بینک میں اس کا پلان تھا درمیان سے نکل گیا (پہلی اذان جمعہ اذان نماز جمعہ)

عبدالرحیم خان مندوخیل: ادھر ان کا تفصیلی ذکر ہے پشین توبہ اچکزئی روڈ توبہ اچکزئی توبہ کاکڑی قلعہ سیف اللہ بادی روڈ بادی قمر دین روڈ قمر دین شہنلو ڈوب میر علی خیل

روڈ ٹوب شہر روڈ ٹوب مرغد کبڑنی میٹر روڈ ہرنائی سٹیوئی روڈ ہرنائی سی روڈ شرن جو گیزٹی  
 شتالوی روڈز کے لئے رقم نہیں رکھا گیا یہ اہم سڑک ہے بلکہ ابھی تو بڑے پلان ہیں ایک جو  
 پراونشل ہائی ویز اس میں ہمارے لئے کوئی پیسہ نہیں اے ڈی پی اینٹین ڈیولپمنٹ بینک ان میں  
 ہمارے لئے کوئی پیسہ نہیں یہ تو بے انصافی ہے صحیح طریقہ نہیں ہے مہربانی۔

جناب اسپیکر: جی وزیر صاحب وزیر خزانہ۔

سید احسان شاہ وزیر خزانہ: جناب کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ ہم نے تمام روڈز کو-ig  
 nore بلکہ صوبائی حکومت نے اپنی وسائل کو مد نظر رکھ کے کئی روڈوں کے لئے پیسہ فراہم کئے  
 جن ۱۵ روڈ ہمارے پی ایس ڈی پی میں شامل تھے جن کے بعض کی Allocation ہے بعض کے  
 نہیں ہے Allocation میں ابھی وہ جناب میں آپ کو نام لے کر گزارش کرتا ہوں کہ ٹوب  
 میر علی خیل روڈ جو اس کی ٹوٹل لاگت تین کروڑ ہے لیکن اس سال ہم نے ۸ لاکھ روپے رکھے  
 ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: یہ تو ڈیمانڈ میں ہے کہ آپ وہاں کانغڈوں میں رکھے یہ  
 ڈیمانڈ ہے ۴۱ نمبر ڈیمانڈ مطالبہ زر میں نہیں ویسے تو کسی کانغڈ میں کئی بھی ہو سکتا ہے یہ مطالبہ زر  
 نمبر ۴۱ ہے اب صفحہ بھی میں آپ کو بتا دوں۔

جناب اسپیکر: جی ۴۱ نمبر یہ ہے۔ ہے جی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ۱۲ نمبر۔

جناب اسپیکر: چلے بولے جی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: ۴۱ نمبر صفحہ ۹ ہے۔

سید احسان شاہ: جناب یہ پی ایس ڈی پی میں شامل ہیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: دیکھئے ڈیمانڈ میں نہیں ہے مطالبہ اس سال اس کے لئے کوئی رقم کا نہ آپ مطالبہ کر رہے ہیں نہ اس کے لئے رکھا ہے یہ تو ایسا کاغذوں میں رکھا ہے۔

جناب اسپیکر: ڈیمانڈ میں ہے جناب یہ۔

سید احسان شاہ: جناب اس ہاؤس میں ابھی جو مطالبہ زر پیش کیا ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: مطالبہ زر میں نہیں ہے۔

سید احسان شاہ: اس میں ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں جناب۔

سید احسان شاہ: یہ دیکھئے نہ میں آپ کو.....

عبدالرحیم خان مندوخیل: یہ دیکھئے۔

سید احسان شاہ: میں گزارش کر رہا ہوں آپ میرے گزارشات نہیں.....

عبدالرحیم خان مندوخیل: ہاں ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔

سید احسان شاہ: یہ جو میر علی خیل روڈ اسکے تین کروڑ کے لاگت ہے اس میں ہم نے ۸

لاکھ روپے رکھے ہیں پھر جناب ایک ہرنائی سنجوی روڈ ہے ۵ کروڑ نوٹیل لاگت ہے اس کے لئے

۹ لاکھ روپے رکھے ہیں ہنائی سب روڈ ہے ۵ کروڑ تھے ہم نے ۸ لاکھ رکھے ہیں ہرنائی کچ روڈ ہے ۵

کروڑ ہے ۹ لاکھ روپے رکھے ہیں لورالائی مرغہ کبڑی ہے یہ ۵ کروڑ اس کی نوٹیل لاگت ہے جس

کے لئے ۹ لاکھ روپے ہم نے رکھے پھر درود تو نہ ہے ۳ کروڑ روپے ٹوٹل لاگت ہے اس کے لئے ہم نے ۸ لاکھ روپے رکھے ہیں جو گیزی قلعہ سیف اللہ روڈ ہے اس کی ۳ کروڑ لاگت ہے ۹ لاکھ روپے رکھے گئے ہیں حالی تو بہ اچکزی تاچمن روڈ ۵۰ لاکھ روپے کے لاگت ہے ٹوٹل اسکے لئے ہم نے ۲۰ لاکھ روپے رکھے ہیں قلعہ سیف اللہ تبادینی یہ ۵ کروڑ روپے کی ٹوٹل لاگت ہے روڈ کی اس کے لئے ہم نے ۹ لاکھ روپے رکھے ہے مرغہ کبزی میٹر روڈ ہے اس کی ۳ کروڑ روپے کی ٹوٹل لاگت ہے ۸ لاکھ روپے رکھے ہیں اب وہ الگ بات ہے کہ جتنے پیسے ان کو تکمیل کے لئے چاہیے وہ صوبائی حکومت اس مقدار میں وہ پیسے میا نہیں کر سکتا لیکن ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ ہم نے ان روڈز کو ignore کیا ہے اور اسکے لئے پیسے نہیں رکھے ہیں ۲۳ سے بات کر رہے ہیں پی ایس ڈی پی کے جناب والا وہ بالکل اسکی کوئی اہمیت نہیں اسکی ہے یہ ہے ڈیمانڈ صفحہ ۹ پر ڈیمانڈ نمبر ۳۱ اب صفحہ ۱۲ پر۔

جناب اسپیکر: یہ ہے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: میں یہی کہہ رہا ہوں کہ اس ڈیمانڈ میں کوئی پیسہ ان روڈوں کے لئے نہیں رکھا گیا میں یہ کہہ رہا ہوں۔

سید احسان شاہ: سر رکھ دیا گیا ہے ایسی بات نہیں کہ نہیں رکھا ہے یہ جو میں نے آپ کو ابھی بتایا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: آپ مہربانی کریں۔

سید احسان شاہ: میرا حال جناب والا اس مطالبہ زر پر جو کٹ موشن ہے اس کو ہم اپوز کرتے ہیں

عبدالرحیم خان مندوخیل: یہ ہے ۳۱ سو دیکھے صفحہ دس پہ ورکس میں

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے جناب دیکھ لیجئے اس کو اجلاس کے بعد۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں نہیں جناب والا آپ مہربانی کریں یہ جو ۳۱ ہزار نمبر جو رکس کا ہے تمام صفحہ ۱۲ تک اس میں کئی آپ دکھائے ان میں روڈ نہیں ہے تو یہ ہے بیاد بات۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے جناب دیکھ لیجئے اس کو اجلاس کے بعد۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: نہیں نہیں جناب والا آپ مہربانی کریں یہ جو ۳۱ ہزار نمبر جو رکس کا ہے تمام صفحہ ۱۲ تک اس میں کہیں آپ دکھائیں ان میں روڈ نہیں ہے تو یہ ہے بیاد بات۔

جناب اسپیکر: چلے تشریف رکھیں جی انہوں نے کملا وزیر خزانہ صاحب نے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: یہ صفحہ ۹ سے ۱۲ تک اگر ڈیمانڈ نمبر ۳۱ میں ان سڑکوں کے لئے ایک سگر کا ہے مولانا صاحب اس حلقہ سے کامیاب ہوا ہے سگر سے سگری تک ایب دور طور علی سے ہو سکتا ہے نیشنل ہائی وے تک یہ سڑک ہے باقی کونسا سڑک ہے اس تمام علاقے میں وہ پرانے ہیں۔

مولانا اللہ داد خیر خواہ: میں جیران ہوں یہ عبدالرحیم مندوخیل صاحب تو کامیاب کوئٹہ سے ہوئے ہیں اور نمائندگی ڈوب کا کر رہے ہیں مہربانی کر کے اب نماز کا وقت ہے بعد میں اس کے لئے وقت لے لیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: مولانا صاحب صوبے کی نمائندگی کا مجھے حق ہے میں صوبے کی نمائندگی کر رہا ہوں میں صرف کوئٹہ کا نمائندگی نہیں کرونگا ہرگز نہیں میں تو کہہ رہا

ہوں کہ کوئٹہ میں کونسا سڑک ہے میں تو تمام علاقے کی بات کر رہا ہوں جو ہمارا علاقہ ہے مجموعی طور پر حیثیت قوم اسمیں کوئی سڑک ہے ۸۲ کروڑ روپے میں کوئی پان ہے۔

سید احسان شاہ: بہر حال میں نے سر اپنی گزارشات کی اور اس کٹ موشن کو ہم اپوز کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: شکر یہ جی سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر ۴۱ میں۔

مولانا امیر زمان: نہیں بات صحیح ہے وزیر خزانہ ہمیں کلیئر کر کے بتادے وہ ڈیمانڈ میں رکھ لیگے اس طرح نہیں ہے جیسے وہ کہتے ہیں کہ بھائی میں نے بتادیا اسی طرح یہاں پر دو ارب سبڈی میں رکھے ہے یہ بھی کلیئر کر لوں کیا چیز ہے ایسے تو نہیں ہے کہ اس طرح کرتے ہیں بات اس طرح نہ کریں وہ رکھ دیں اور بات ختم ہو اگر ہمیں کلیئر کر کے بتادے کہ ڈیمانڈ میں کل ہم رکھ دینگے اور یہ جو ۲ ارب سبڈی ہے اس طرف پی ایس ڈی پی ۲ ارب کے من رہے ہیں اس طرف وہ سبڈی ۲ ارب رکھ رہے ہیں یہ کیا ہے ریکارڈ میں کلیئر کر دے۔

جناب اسپیکر: وہ تو ہو چکا سبڈی کا اب تو اس کی بات ہو رہی ہے جی ہاں جی آپ بولئے جی

سید احسان شاہ: جناب میں نے تو گزارشات کی تھیں۔

جناب اسپیکر: مولانا صاحب تو بھی کچھ کہہ رہے ہیں۔

سید احسان شاہ: مولانا صاحب فرماتے ہیں ہم اس کو دیکھ لیگے اگر ان کے لئے نہیں رکھا گیا تو ہم رکھ لیگے ایسے کوئی بات نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: تو اس کٹ کی تحریک کی آپ مخالفت کرتے ہیں۔

سید احسان شاہ: تحریک میں اپوز کرنا ہوں کٹ موشن کی تحریک کو میں اپوز کرنا ہوں

جناب اسپیکر: جی جناب اس کو ایسے کر دیتے ہیں اگر.....

سید احسان شاہ: بس سر میں نے شوٹر ریٹی دے دی اگر اس کے لئے پیسہ نہیں ہے تو ہم رکھ دیتے اس کے لئے پیسہ میا ہو رہا ہے۔

جناب اسپیکر: ٹھیک ہے جی سوال یہ ہے کہ آیا مطالبہ زر ۴۱ میں جو کٹوتی کی تحریک آئی ہے اسکو منظور کیا جائے جو اسکی حمایت میں ہے ہاں کہے جو اسکے خلاف ہے ناں کہے کٹوتی کی تحریک نا منظور ہوئی اب تو سوال یہ ہے کہ مطالبہ زر نمبر ۴۱ کو اس کے اصل حالت میں منظور کیا جائے جو اس کے حق میں ہیں ہاں کہے جو اس کے خلاف ہیں وہ ناں کہے تحریک منظور ہوئی اور مطالبہ زر نمبر ۴۱ اصل حالت میں منظور ہوا۔

تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر - اگلی تحریک۔

### مطالبہ نمبر ۴۲

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ۲ ارب ۸۶ کروڑ ۶۰ لاکھ ۸ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران سلسلہ مد "سوشل سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ۲ ارب ۸۶ کروڑ ۶۰ لاکھ ۸ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران سلسلہ مد "سوشل سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جو اراکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں اور جو مخالف ہیں وہ نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا مطالبہ زر نمبر ۴۱ میں منظور ہوا۔

تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر: اگلی تحریک۔

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ایک رقم جو ایک ارب ۷۱ کروڑ ۷۵ لاکھ ۳۷ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد "اکنامک سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ایک رقم جو ایک ارب ۷۱ کروڑ ۷۵ لاکھ ۳۷ ہزار روپے سے متجاوز نہ ہو وزیر اعلیٰ کو ان اخراجات کی کفالت کے لئے عطا کی جائے جو مالی سال ختمہ ۳۰ جون ۱۹۹۹ء کے دوران بسلسلہ مد "اکنامک سروسز" برداشت کرنے پڑیں گے۔ جو اراکین اس کے حق میں ہیں ہاں کہیں اور جو مخالف ہیں وہ نہ کہیں چونکہ ہاں کی تعداد زیادہ ہے لہذا مطالبہ زر نمبر تینتالیس منظور ہوا۔  
تحریک منظور کی گئی۔

جناب اسپیکر: مطالبات زربہمت جٹ سال انیس سو اٹھانوے ننانوے منظور ہوئے اور جٹ بہت سال انیس سو اٹھانوے ننانوے منظور ہو گیا۔

جناب اسپیکر: اب اسمبلی کاروائی کل مورنہ ستائیس جون انیس سو اٹھانوے گیارہ بجے صبح تک ملتوی کی جاتی ہے۔

(ایک بج کر چالیس منٹ دوپہرا اجلاس مورنہ ۷ جون ۱۹۹۸ء بروز ہفتہ گیارہ بجے صبح تک کے لئے ملتوی ہو گیا)